قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 3 فروری 2023ء | 11 رجب 1444 ہجری قمری | 3 تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:29

فرمانِ رسولؐ

مَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ الۡقَلِیۡلَ لَمۡ یَشۡکُرِ الۡکَثِیۡرَ وَمَنۡ لَّمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللّٰہَ

ترجمہ: جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا۔ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(مسند احمد، کتاب اول مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

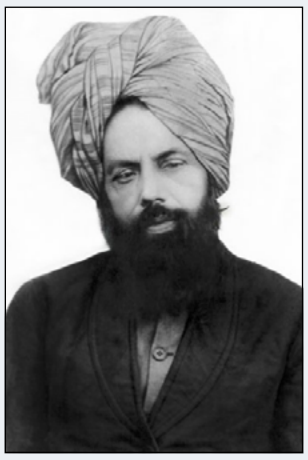

شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ

یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اُس نے کامل اور مکمّل عقائدِ صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعے بدوں مشقّت و محنت کے دکھائی ہے۔ وُہ راہ جو آپ لوگوں کو اِس زمانہ میں دکھائی گئی ہے۔ بہت سے عالم ابھی تک اُس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اِس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وُہ شکر یہی ہے کہ سچّے دل سے اُن اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائدِ صحیحہ کے بعد دُوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دُعا مانگو کہ وہ ان عقائدِ صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 94-95 ایڈیشن 1988ء)

میری آنکھ نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی حمدیہ قصیدہ کے چند اشعار کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے:

اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے! ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے! میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائے گی۔ میری آنکھ نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے! جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہوگئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد نمبر 9 صفحہ 169)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَۃَ اَنِ اشۡکُرۡ لِلّٰہِ ؕ وَمَنۡ یَّشۡکُرۡ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ﴿۱۳﴾

(لقمان: 13)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کا شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے (اور) بہت صاحب تعریف ہے۔

فرمان خلیفۂ وقت

مشکل سے بچنے پر بھی شکر گزار ہونا چاہئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نعمتوں کے ملنے پر ہی شکر گزاری نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی مشکل سے بچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے تھے۔ حتی کہ روزمرہ کے کاموں میں، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ کی سیرت میں شکر گزاری کی انتہا نظر آتی اور اس کے علاوہ بھی شکر گزاری ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تھی۔ پس یہ وہ حقیقی شکر گزاری ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یہ ایسی شکر گزاری ہے جس پر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے۔ اپنے انعامات اور احسانات کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ شکر گزاری انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری شکر گزاری کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہماری شکر گزاری کا حاجتمند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَنۡ یَّشۡکُرۡ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ (لقمان:13) اور جو بھی شکر کرتا ہے، اُس کے شکر کا فائدہ اُسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے۔ پس ایک احمدی اس قسم کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

پھر شکر گزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مؤمن جو ہے وہ شکر گزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے تو پھر دل میں بھی شکر گزاری کرتا ہے۔ پھر شکر گزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکر گزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکر گزاری ہے اور پھر اپنے عمل اور حرکت وسکون سے بھی شکر گزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکر گزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے، یہاں بقیہ صفحہ 12 پر

اس شمارہ میں

- قطعات (منظوم)
- بنیادی مسائل کے جوابات
- دوسری شرط بیعت
- پیاری ہستی جس کی پیشانی پر نور اور پاؤں میں جنت تھی!
- 36واں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ
- لائبیریا میں سال نو کا آغاز

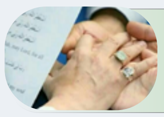

دربارِ خلافت

خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی سامنے آجاتی ہیں کہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت نے یہ غلط کام کیا اور یہ غلط فیصلہ کیا یا فلاں فیصلے کو اس طرح ہونا چاہئے تھا۔ بعض قضا کے فیصلوں پر اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ یا فلاں شخص کو فلاں کام پر کیوں لگایا گیا؟ اس کی جگہ تو فلاں شخص ہونا چاہئے تھا۔ خلیفہ وقت کی فلاں فلاں کے بارے میں تو بڑی معلومات ہیں، علم ہے اور فلاں شخص کے بارے میں اُس نے باوجود علم ہونے کے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرنے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں لیکن ماحول کو خراب کرتے ہیں۔ اگر مربیان اور ہر سطح کے عہدیداران، پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں، ہر تنظیم کے اور جماعتی عہدیداران اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں تو بعض دلوں میں جو شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں، کبھی پیدا نہ ہوں۔ خاص طور پر مربیان کا یہ کام ہے کہ اُنہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ تمام برکتیں نظام میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو جب کسی قوم پر لعنت ڈالنا چاہتا ہے تو نظام کو اُٹھا لیتا ہے۔ پس جب یہ باتیں ہر ایک کے علم میں آجائیں گی تو بعض لوگ جن کو ٹھوکر لگتی ہے وہ ٹھوکر کھانے سے بچ جائیں گے۔ ایسا طبقہ چاہے وہ چند ایک ہی ہوں ہمیشہ رہتا ہے جو اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتا ہے اور ادھر اُدھر بیٹھ کر باتیں کرتا رہتا ہے کہ خلیفہ خدا تو نہیں ہوتا، وہ بھی غلطی کرسکتا ہے، جیسا کہ عام آدمی غلطی کرسکتا ہے، ٹھیک ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کا بڑا اچھا جواب دیا ہے اور یہ جواب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیا، ہر وقت اور ہر دَور کے لئے ہے۔ اگر خلافت برحق ہے، اگر خلافت پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام دیا گیا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خلفاء جن امور کا فیصلہ کیا کرتے ہیں ہم ان امور کو دنیا میں قائم کر کے رہتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ (النور:56) یعنی وہ دین اور وہ اصول جو خلفاء دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں، ہم اپنی ذات ہی کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم اُسے دنیا میں قائم کر کے رہیں گے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 458 خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍جولائی 1936ء)

پس یہ باتیں جماعت کے ہر فرد کے دل میں راسخ ہونی چاہئیں اور یہ مربیان اور اہلِ علم کا کام ہے کہ اسے ہر ایک کے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھیں، اس بات کے پیچھے پڑ جائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکات اور آپ کے فیوض لوگوں پر ظاہر کرنے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کا بار بار تذکرہ کرنا ہے، لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے ذرائع کیا ہیں؟ اور خلیفہ وقت کی ہر صورت میں اطاعت اور نظام کی فرمانبرداری کی ایک اہمیت ہے اور ہر ایک پر یہ اہمیت واضح ہونی چاہئے۔

پس جب یہ ہوگا تو دلوں کے وساوس بھی دُور ہوں گے اور اس طریق سے وساوس دور کرنے والوں کی تعداد، یا جن کے دلوں کے وساوس دور ہو جائیں اُن کی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔ جماعت میں ہر لحاظ سے عملی اصلاح کا ہر پہلو نظر آرہا ہوگا اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بڑا مقصد ہے۔

یاد رہنا چاہئے کہ ہمیں ختمِ نبوت اور وفاتِ مسیح کے متعلق مسائل جاننے کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت مخالفین کے جواب دینے کے لئے ہے لیکن عمل اور عرفان کو بھی اپنی جماعت میں رائج کرنے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ پس جتنی توجہ ہم نے باہر کے محاذ پر دینی ہے، اتنی بلکہ اُس سے بڑھ کر اندرونی محاذ پر بھی ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ ہماری روحانی پاکیزگی اور ہماری عملی اصلاح ان شاء اللہ تعالیٰ زیادہ بڑا انقلاب لانے کا باعث بنے گی، بہ نسبت اس تبلیغ کے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد یقیناً بڑا اہم ہے کہ ’’اگر وہ‘‘ یعنی علماء اور مربیان ’’قلوب کی اصلاح کریں اور لوگوں کے دلوں میں عرفان اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں تو کروڑوں کروڑ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۲﴾ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۳﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ (النصر:2۔ 4) کہ اگر تبلیغ کے ذریعہ تم اپنے مذہب کی اشاعت کرو گے تو ایک ایک دو دو کر کے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، لیکن اگر تم استغفار اور تسبیح کرو اور اپنی جماعت سے گناہ دور کر دو تو پھر فوج در فوج لوگ آئیں گے اور تمہارے اندر شامل ہو جائیں گے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 460 خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍جولائی 1936ء)

(خطبہ جمعہ 31؍ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

قطعات

جن کو ملتا ہے خلافت کا مقام
چاہتے ہیں دل سے وہ سب کا بھلا

خوابِ غفلت سے جگاتے ہیں ہمیں
اپنی تقریروں سے ہم کو وہ سدا

---***---

ہمیں بخشی ہے مولیٰ نے خلافت آسمانی بھی
دکھائی ہے ہمیں مولیٰ نے اس کی کامرانی بھی

خلافت نے ہمیں ہر اک اندھیرے سے نکالا ہے
خلافت کی ہی برکت سے ملی ہے شادمانی بھی

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ ’’کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلاّں بھی کرسکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔‘‘

(الفرقان، خلافت نمبر۔ مئی - جون 1967ء صفحہ 28)

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

نمبر 46

سوال: اردن سے ایک دوست نے سورۃ الرحمٰن کی آیت لَمۡ یَطۡمِثۡھُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَھُمۡ وَلَا جَآنٌّ کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا ہے کہ یہاں جنّ سے کیا مراد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 18/ اکتوبر 2021ء میں اس کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں جنّ کا لفظ کثرت کے ساتھ اور مختلف معنوں میں بیان ہوا ہے اور ہر جگہ سیاق و سباق کے اعتبار سے اس لفظ کے معانی ہوں گے۔ جنّ کے بنیادی معنی مخفی رہنے والی چیز کے ہیں۔ جو خواہ اپنی بناوٹ کی وجہ سے مخفی ہو یا اپنی عادات کے طور پر مخفی ہو اور یہ لفظ مختلف صیغوں اور مشتقات میں منتقل ہو کر بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور ان سب معنوں میں مخفی اور پس پردہ رہنے کا مفہوم مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔

چنانچہ جنّ والے مادہ سے بننے والے مختلف الفاظ مثلاً جَنَّ سایہ کرنے اور اندھیرے کا پردہ ڈالنے، جنین ماں کے پیٹ میں مخفی بچہ، جنون وہ مرض جو عقل کو ڈھانک دے، جنان سینہ کے اندر چھپا دل، جَنَّة باغ جس کے درختوں کے گھنے سائے زمین کو ڈھانپ دیں، مَجَنَّة ڈھال جس کے پیچھے لڑنے والا اپنے آپ کو چھپالے، جانٌّ سانپ جو زمین میں چھپ کر رہتا ہو، جَنن قبر جو مردے کو اپنے اندر چھپالے اور جُنَّة اوڑھنی جو سر اور بدن کو ڈھانپ لے کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

پھر جنّ کا لفظ باپردہ عورتوں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز ایسے بڑے بڑے رؤسا اور اکابر لوگوں کیلئے بھی بولا جاتا ہے جو عوام الناس سے اختلاط نہیں رکھتے۔ نیز ایسی قوموں کے لوگوں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جو جغرافیائی اعتبار سے دور دراز کے علاقوں میں رہتے اور دنیا کے دوسرے حصوں سے کٹے ہوئے ہیں۔

اسی طرح تاریکی میں رہنے والے جانوروں اور بہت باریک کیڑوں مکوڑوں اور جراثیم کیلئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے رات کو اپنے کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا ارشاد فرمایا (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ بَاب الۡاَمۡرِ بِتَغۡطِیَةِ الۡإِنَاءِ وَإِیكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغۡلَاقِ الۡاَبۡوَابِ) اور ہڈیوں سے استنجا سے منع فرمایا اور اسے جنوں یعنی چونٹیوں، دیمک اور دیگر جراثیم کی خوراک قرار دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر الجن)

علاوہ ازیں جنّ کا لفظ مخفی ارواح خبیثہ یعنی شیطان اور مخفی ارواح طیبہ یعنی ملائکہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ (الجن:12)

پس جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ہر جگہ سیاق و سباق کے اعتبار سے اس لفظ کے معانی ہوں گے۔ آپ کے سوال میں بیان سورۃ الرحمٰن کی آیت لَمۡ یَطۡمِثۡھُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَھُمۡ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۵﴾ میں جنّ جو کہ انس کے مقابل پر استعمال ہوا ہے۔ اس سے خواص، بڑے رتبہ اور مقام والے، امیر لوگ اور بڑے بڑے رؤسا اور اکابر مراد ہیں اور آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن میں ان نیک بندوں کیلئے ایسی ایسی نعماء ہوں گی جو خالصتاً صرف ان جنتیوں کیلئے ہوں گی اور ان سے پہلے یہ نعمتیں ہر قسم کے عوام و خواص کی دسترس سے پاک ہوں گی۔

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے حیوانات کے مرنے کے بعد ان کی ارواح کے باقی رہنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوا کر لکھا ہے کہ آپ نے وقف نو کی ایک کلاس میں فرمایا تھا کہ جانوروں کے مرنے کے بعد ان کی روح باقی نہیں رہتی اور ان کی زندگی دنیا میں ہی ختم ہو جاتی ہے اور دریافت کیا ہے کہ ان دونوں باتوں میں مطابقت کیسے ہوسکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 19 اکتوبر 2021ء میں اس سوال کے بارہ میں درج ذیل رہنمائی فرمائی۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ نے اپنے خط میں جس مکالمہ کے حوالہ سے سوال کیا ہے، یہ مکالمہ 1908ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انگلستان کے پروفیسر ریگ صاحب کے مابین لاہور میں دو نشستوں میں سوال و جواب کی صورت میں ہوا تھا۔جس میں پروفیسر صاحب نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی ذات، انبیاء کرام کی بعثت، کائنات، نیکی اور بدی کی تحریکات، شیطان، دنیوی اور اخروی زندگی، انسانوں کا ارواح سے تعلق، ادنیٰ کا اعلیٰ کیلئے قربان ہونا، حیوانات اور ان کی ارواح اور مسئلہ ارتقاء وغیرہ مختلف موضوعات پر ایک تسلسل میں سوالات پیش کئے اور حضور علیہ السلام نے ان سوالات کے نہایت بصیرت افروز جوابات عطاء فرماتے ہوئے جہاں ان موضوعات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی وہاں حضور علیہ السلام نے انسانوں اور حیوانات کے عقل وشعور، تکالیف، احساسات اور ان کے اس دنیا کے اعمال وافعال نیز اخروی زندگی میں ملنے والے اجر کے باہمی فرق کو بھی واضح فرمایا۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’یہ عالم ایک مختصر عالم ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے ایک وسیع عالم رکھا ہے جس میں اس نے ارادہ اور وعدہ کیا ہے کہ سچی اور ابدی خوشحالی دی جاوے گی۔ ہر دکھ جو اس جہان میں ہے اس کا تدارک اور تلافی دوسرے عالم میں کر دی جاوے گی۔ جو کمی اس جہان میں پائی جاتی ہے وہ آئندہ عالم میں پوری کر دی جاوے گی۔ باقی رہا دکھ، درد، تکلیف، رنج ومحن، یہ تو ادنیٰ و اعلیٰ کو یکساں برداشت کرنا پڑتا ہے اور یہ اس نظام عالم کے قیام کے واسطے لازمی اور ضروری تھے۔ اگر وسیع نظر سے دیکھا جاوے تو کوئی بھی دکھ سے خالی نہیں۔ ہر مخلوق کو علیٰ قدر مراتب اس میں سے حصہ لینا ہی پڑتا ہے۔ البتہ کسی کو کسی رنگ میں ہے اور کسی کو کسی رنگ میں۔۔۔

دوسری بات جو قابل غور ہے یہ ہے کہ چونکہ تکالیف انسانی۔ تکالیف حیوانی سے بڑھی ہوئی ہیں۔ (اسی واسطے انسانی اجر بھی حیوانی اجر سے بڑھا ہوا ہوگا)۔ تکالیف انسانی دو قسم کی ہیں۔ ایک تکالیف شرعیہ دوسری تکالیف قضا و قدر۔ تکالیف قضا و قدر میں انسان وحیوان مشترک اور قریباً برابر ہیں۔۔۔

باقی تکالیف شرعیہ میں انسان کے ساتھ حیوانات کا کوئی اشتراک نہیں ہے۔ احکام شرعیہ بھی ایک قسم کی چھری ہے جو انسانی گردن پر چلتی ہے۔ مگر حیوان اس سے بری الذمہ ہیں۔ امور شرعیہ بھی ایک موت ہیں جو انسان کو اپنے اوپر وارد کرنی پڑتی ہے۔ پس اس طرح سے ان باتوں کو یکجائی طور سے دیکھنے سے صاف معلوم ہوگا کہ تکالیف انسانی تکالیف حیوانی سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔

تیسری بات جو قابل یاد ہے یہ ہے کہ انسانی حواس میں بہت تیزی ہے۔ انسان میں قوت احساس زیادہ پائی جاتی ہے۔ حیوانات یا نباتات اس کے مقابل میں بہت کم احساس رکھتے ہیں۔۔۔ پس حیوانات ان تکالیف کا بہت کم احساس کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ بعض اوقات بالکل ہی نہ کرتے ہوں۔

اب جائے غور ہے کہ دنیا میں ان تکالیف کا بوجھ کس پر زیادہ ہے آیا انسان پر یا حیوان پر؟ صاف ظاہر ہے کہ انسان ہی کو ان مشکلات دنیوی میں بہ نسبت حیوانات کے زیادہ حصہ لینا پڑتا ہے۔‘‘

اسی تسلسل میں پروفیسر صاحب کے اگلے سوال کہ حیوانات کو بھی آئندہ عالم میں کوئی بدلہ دیا جاوے گا؟ کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہاں ہم مانتے ہیں کہ علیٰ قدر مراتب سب کو ان کی تکالیف دنیوی کا بدلہ دیا جاوے گا اور ان کے دکھوں اور تکالیف کی تلافی کی جاوے گی۔‘‘

نیز پروفیسر صاحب کے سوال کہ تو پھر اس کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ وہ حیوانات جن کو ہم مارتے ہیں ان کو مردہ نہیں بلکہ زندہ یقین کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہاں یہ ضروری بات ہے وہ فنا نہیں ہوئے ان کی روح باقی ہے وہ حقیقتاً نہیں مرے بلکہ وہ بھی زندہ ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 429-432 ایڈیشن 1984ء)

اس مکالمہ میں حضور علیہ السلام نے احکام شرعیہ کے حوالہ سے انسانوں اور جانوروں کے مکلف ہونے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کا جو باہمی امتیاز بیان فرمایا ہے، وقف نو کی کلاس میں میں نے بھی کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے جانوروں کی زندگی کے اسی دنیا میں خاتمہ کا کہا تھا۔جس سے میری مراد یہ تھی کہ جانور چونکہ احکام شرعیہ کے پابند نہیں ہیں، اس لئے اگلے جہان میں ان کے ساتھ انسانوں والی جزاء سزاء کا معاملہ نہیں ہوگا۔ البتہ جس طرح احادیث میں بھی آتا ہے کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ دلوایا جائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والاداب) قیامت کے دن ان کے درمیان صرف آپس کے بدلہ کے لین دین کا معاملہ ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر مذکور ارشاد کے آخری الفاظ بھی جانوروں کی روح کی اسی قسم کی بقا کو بیان فرمارہے ہیں۔

جبکہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے اور جس کو احکام شرعیہ کا مکلف بنایا گیا ہے اس کی جزاء سزا کا فیصلہ ان احکام شرعیہ کی روشنی میں ہوگا اور اس کیلئے اس کے اعمال کے مطابق جنت و دوزخ کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔

شرعی لحاظ سے مکلف ہونے اور اپنے اعمال کے لحاظ سے جزاء سزا پانے کی بابت انسانوں اور حیوانات کی ارواح کے فرق کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے ملفوظات میں بیان مذکورہ بالا ارشاد کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعض تصانیف میں بھی انسانوں اور حیوانوں کی ارواح کے فرق کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کہ ہم نے فلاں قوم کر مارا اور پھر زندہ کر دیا، ایک نبی کو سو برس مارا اور پھر زندہ کر دیا۔حضرت ابراہیم کی معرفت جانور زندہ کئے گئے وغیرہ استعارات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

یہ ہرگز سچ نہیں ہے کہ ان تمام مقامات میں جہاں مردہ زندہ ہونا لکھا ہے واقعی اور حقیقی موت کے بعد زندہ ہونا لکھا گیا ہے بلکہ لغت کی رو سے موت کے معنے نیند اور ہر قسم کی بے ہوشی بھی ہے۔ پس کیوں آیات کو خواہ نخواہ کسی تعارض میں ڈالا جائے اور اگر فرض کے طور پر چار جانور مرنے کے بعد زندہ ہو گئے ہوں تو وہ اعادہ روح میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بجز

انسان کے اور کسی حیوان اور کیڑے مکوڑے کی روح کو بقاء نہیں ہے۔ اگر زندہ ہو جائے تو وہ ایک نئی مخلوق ہو گی چنانچہ بعض رسائل عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اگر بہت سے بچھو کوٹ کر ایک ترکیب خاص سے کسی برتن میں بند کئے جائیں تو اس خمیر سے جس قدر جانور پیدا ہوں گے وہ سب بچھو ہی ہوں گے۔ تو اب کیا کوئی دانا خیال کرسکتا ہے کہ وہی بچھو دوبارہ زندہ ہو کر آ گئے جو مر گئے تھے بلکہ مذہب صحیح جو قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے یہی ہے کہ مخلوقات ارضی میں سے بجز جن اور انس کے اور کسی چیز کو ابدی روح نہیں دیا گیا۔

(ازالۂ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220-221)

آریہ مذہب کے عقائد کے بالمقابل اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے انسانی روح کے بقاء کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ مسلمان بھی انسانی ارواح کو ابدی قرار دیتے ہیں کیونکہ قرآن شریف یہ نہیں سکھلاتا کہ انسانی ارواح اپنی ذات کے تقاضا سے ابدی ہیں بلکہ وہ یہ سکھلاتا ہے کہ یہ ابدیت انسانی روح کیلئے محض عطیہ الٰہی ہے ورنہ انسانی روح بھی دوسرے حیوانات کی روحوں کی طرح قابل فنا ہے۔

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 382 حاشیہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور وقف نو کلاس میں میری طرف سے کہی گئی بات میں میرے خیال میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر پہلے بات واضح نہیں تھی تو اب واضح ہو کہ جانوروں کا معاملہ صرف ایک دوسرے سے بدلہ لینے تک محدود ہے اور ان پر شرعی احکامات کا نفاذ نہیں ہو گا اور نہ ہی ان کا جزاء سزا کے ساتھ کوئی تعلق ہو گا۔ جبکہ انسان کا معاملہ شرعی احکامات کے تابع دیکھا جائے گا اور انسان کے اعمال اور اس کے شرعی احکامات پر عمل پیرا ہونے کے مطابق ہی اس کی جزاء سزا کا فیصلہ ہو گا۔

سوال: جرمنی سے ایک دوست نے قرآن کریم کی آیات وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (الفرقان 54-55) میں بیان نمکین اور میٹھے پانی کے دوسمندروں، نیز انسانی تخلیق کے پانی سے ہونے سے مراد انسانی جسم کے Intracellular اور Extracellular سسٹم کو قرار دے کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس بارہ میں رہنمائی چاہی۔ نیز سوال کرنے والے نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ Cells بھی میٹھے اور نمکین پانی پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک حائل ہوتی ہے۔ نیز ہر انسانی جسم اسی قسم کے Cells پر مشتمل ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 19/ اکتوبر 2021ء میں اس سوال کے بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ کا یہ نقطہ ذوقی حد تک تو ٹھیک ہے اور ان آیات کا ایک پہلو یہ بھی ہوسکتا ہے جو آپ نے بیان کیا ہے۔ لیکن ان آیات سے صرف یہی پہلو مراد لینا قرآن کریم کے وسیع مضمون کو محدود کرنے والی بات ہو گی۔ کیونکہ قرآن کریم کی ان آیات کے کئی پہلو ہیں جنہیں پرانے مفسرین بھی اپنے اپنے وقتوں میں بیان کرتے آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے بھی ان آیات کے کئی نئے پہلو بیان فرمائے ہیں، جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی کتب اور تفاسیر میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر سمندر کا پانی جو شدید کڑوا ہوتا ہے اسی سے بادل بن کر جب بارش برستی ہے تو وہ پانی بہت میٹھا ہوتا ہے اور ان دونوں قسم کے پانیوں کے درمیان ایک ایسی روک حائل ہوتی ہے جو انہیں کبھی ملنے نہیں دیتی۔ اسی طرح ظاہری طور پر ان سے سمندروں اور دریاؤں کے پانی بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ سمندروں کا پانی نمکین ہوتا ہے اور دریاؤں کا پانی میٹھا ہوتا ہے۔ پھر روحانی تعلیم جو میٹھے پانی سے مشابہ ہوتی ہے اور کفر کی تعلیم جو نمکین پانی سے مشابہت رکھتی ہے، اس سے مراد ہوسکتی ہے۔ یعنی جو تعلیمات براہ راست خدا کی طرف سے آتی ہیں وہ میٹھی ہوتی ہیں اور جو تعلیمیں دیر سے دنیا میں موجود ہیں اور براہ راست الہام سے محروم ہیں وہ کڑوی ہوتی ہیں۔

اسی طرح انسان اور ہر زندہ چیز کے پانی سے پیدا ہونے کی بھی کئی تشریحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت نے بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہے کہ ہر چیز پانی سے ہی زندہ ہے۔ چنانچہ آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین میں فصلیں اگتی ہیں جو زندگی کا سبب بنتی ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی کیلئے بھی ضروری ہے کہ آسمان سے روحانی پانی اترتا رہے۔ اسی طرح میٹھے اور نمکین پانی کے جو ذخائر ہیں یعنی سمندر اور دریا، ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مختلف اقسام کی مچھلیوں اور آبی مخلوقات کی صورت میں انسانوں اور دیگر جانوروں کیلئے خوراک کی صورت میں زندگی کے سامان پیدا کئے ہیں۔

پس ان آیات قرانیہ میں بیان وسیع مضامین کو صرف ایک پہلو تک محدود رکھنا درست نہیں۔ ہاں ان سے ایسے مختلف معانی نکالنا جو قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کی تعلیمات نیز حضور ﷺ کے غلام صادق اور اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفاسیر و تشریحات کے مطابق ہوں، جائز ہے۔

سوال: جرمنی سے ایک دوست نے ناظم صاحب قضاء جرمنی کو لکھے جانے والے اپنے خط کی نقل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھی بھجوائی، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد عدت میں بیوی سے تعلقات زوجیت قائم کر لینے اور پھر ان تعلقات کے بارہ میں قضاء سے غلط بیانی کرنے پر قضاء کے فیصلۂ طلاق کی حیثیت دریافت کی ہے۔ نیز دریافت کیا ہے کہ قضاء کے اس فیصلۂ طلاق سے ان کی طلاق ہوگئی ہے یا انہیں دوبارہ یہ سارا عمل کرنا پڑے گا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 29/ اکتوبر 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ کی بیان کردہ صورت کے مطابق آپ کی وہ طلاق جس کی عدت کے دوران آپ میاں بیوی میں تعلقات زوجیت قائم ہو گئے تھے، مؤثر نہیں ہوئی اور اس کے متعلق قضاء کی طرف سے آپ میاں بیوی کے درمیان کیا جانے والا فیصلۂ طلاق درست نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے قضاء سے غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ البتہ اسلام میں خاوند کو ملنے والے طلاق کے تین مواقع میں سے ایک موقعہ آپ نے استعمال کرلیا ہے۔ نیز اس طلاق کی عدت کے دوران آپ میاں بیوی کے درمیان چونکہ تعلقات زوجیت قائم ہو گئے تھے، اس لئے یہ آپ کا اس طلاق سے رجوع شمار ہو گا۔

اب اگر آپ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہیں تو طلاق دینے کی صورت میں یہ آپ کی طرف سے دوسری طلاق شمار ہو گی اور عدت تین حیض ہو گی اور اگر حیض نہ آتے ہوں تو تین ماہ ہو گی اور اگر آپ کی بیوی حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہو گی۔

اس عدت کے گزرنے کے بعد بشرطیکہ آپ عدت میں رجوع نہیں کرتے تو پھر آپ میاں بیوی کے درمیان طلاق مؤثر ہو گی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ دونوں میاں بیوی کو اسلام کے تمام احکامات پر سچائی اور خوف خدا کو پیش نظر رکھتے ہوئے عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

بقیہ: پیاری ہستی جس کی پیشانی پر نور اور پاؤں میں جنت تھی!......از صفحہ 7

لیسٹر میں تین سال کا عرصہ رہے۔ اس عرصہ میں کچھ اور فیملیاں لیسٹر آ گئیں اب جماعت کافی بڑی اور منظم ہو گئی۔ لیسٹر سے رخصتی کے وقت سب افراد جماعت کی آنکھیں پرنم تھیں۔

امی جان کی بہادری کی ایک مثال بھی بیان کرتی ہوں 1989ء میں امی جان کراچی بچوں کے پاس گئی تھیں جہاں سفر کے دوران ایک بہت سنگین اور دردناک حادثہ پیش آیا جس میں امی جان کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں فریکچر ہوگیا اس کے باوجود امی جان بچوں اور بڑوں کو اپنے ساتھ لگا کر یا اس ٹانگ پر بٹھا کر تسلی دیتی رہیں۔ اس وقت سب نے امی جان کے صبر اور حوصلے کی داد دی۔ ابو جان نے جب یہ واقعہ مجھے سنایا تو ساتھ یہ بھی بتایا کہ اس بہادری پر میں نے ان کو انعام بھی دیا۔

میرے لئے میری ماں وہ ہستی ہے جس کی پیشانی پر نور، آنکھوں میں ٹھنڈک، الفاظ میں محبت، آغوش میں دنیا بھر کا سکون، ہاتھوں میں شفقت اور پیروں تلے جنت تھی۔ جماعتی خدمات میں حصہ لینے والی، نہایت سلیقہ شعار، نفاست پسند، معاملہ فہم، صلہ رحمی کرنے والی، اپنوں اور غیروں سے اپنائیت اور خلوص کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔

میں ان کی بڑی بیٹی ہونے کو بھی اپنے لئے ایک سعادت سمجھتی ہوں کہ میرے پہلی بار ماں کہنے سے وہ کتنی خوش اور نہال ہوئی ہونگی اور ان کی زندگی کے آخری روز آخری مرتبہ جو تھوڑا بہت کھایا وہ بھی میرے ہاتھوں سے کھایا۔ میں نے ویسے ہی بات کرنے کے لئے پوچھا کہ میں اتنی دیر سے آپ کے پاس ہوں مجھے بتائیں میں کون ہوں؟ انہوں نے میری طرف دیکھا اور نہایت نحیف آواز میں کہا مبشرہ۔ اُس وقت امی جان کے ہم سے جدا ہوتے ہوئے یہ آخری الفاظ تھے جن کی آواز ہر وقت میرے کانوں میں گونجتی ہے۔ اس وقت میرے ساتھ ابو جان میری بڑی بیٹی صبیحہ اور بڑی نواسی وہاں موجود تھے۔

بلانے والا ہے سب سی پیارا
اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ ہمارے ابو جان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور امی جان کی دعائیں ہمیشہ ہم سب کو پہنچتی رہیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ آمین

امی جان نے پسماندگان میں ابو جان کے علاوہ چار بیٹیاں دو بیٹے، بیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اور چوبیس پڑ نواسے نواسیاں اور پڑ پوتے پڑ پوتیاں چھوڑے ہیں۔ ماشاء اللہ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ میری امی جان مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد در اولاد کو ان کی نیکیاں اپنانے کی توفیق دے۔ ان کا خلافت اور جماعت سے اخلاص و محبت کا تعلق ان کی نسلوں میں بھی جاری رکھے اور بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

تعزیت کیلئے ہماری توقع سے بڑھ کر احباب آئے پوری دنیا سے ان کے چاہنے والوں نے فون پر تعزیت کی بلکہ یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ یہ سب کا پیار ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر تھا۔ اللہ تعالیٰ سب تعزیت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے آمین۔ ابو جان اور ہم سب تعزیت کرنے والوں کے دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا سے نوازے۔ آمین

صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا

دوسری شرط بیعت

زنا ایک گناہ عظیم

میں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا
اسی عہد پر اپنے قائم رہوں گا
جئیوں گا مروں گا گروں گا پڑوں گا
مگر قول دے کر نہ ہرگز پھروں گا

(از بخار دل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے لیے جو دس شرائط بیعت افراد کے سامنے رکھیں ان میں آپ نے اپنی جماعت کو روحانی طور پر پاک کرنے کے لیے تمام اسلامی تعلیمات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے جن پر عمل کر کے ایک عام انسان سے حقیقی مومن بننے کا سفر بآسانی طے کیا جا سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2022ء سے خطاب کرتے ہوئے دوسری شرط بیعت کی تفصیل بتاتے ہوئے نو گناہوں کا ذکر فرمایا۔جس گناہ کا ذکر اس مضمون میں بیان ہو گا وہ زنا ہے جو کہ گناہ عظیم ہے۔یعنی مرد و عورت کا ایک دوسرے کے ساتھ بغیر شادی کے جنسی تعلق قائم کرنا۔ یہ دونوں فریقین کی رضا سے بھی ہوتا ہے جسے زنا بالرضا اور جو زور زبردستی سے کیا جائے اسے زنا بالجبر کہتے ہیں۔

زنا کی بابت کتاب رحمان میں بڑی واضح ہدایات موجود ہیں کہ وہ کس قدر برائیوں اور بے حیائیوں کا راستہ کھولنے والا ہے اور اس سے بچنا از حد ضروری ہے، ہر شریف طبع اس فعل سے کراہت محسوس کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر اسی شرط دوم میں زنا سے بچنے کی شرط ہے۔تو اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیۡلًا ﴿۳۳﴾

(بنی اسرائیل:33)

یعنی زنا کے قریب نہ جاؤ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔

ایک حدیث ہے۔محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل امور کی نصیحت فرمائی، پھر ایک لمبی روایت بیان کی جس میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ عفت یعنی پاک دامنی اور سچائی، زنا اور کذب بیانی کے مقابلہ میں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

(سنن الدارمی۔کتاب الوصایا۔باب مایستحبّ بالوصیۃ من التشھد والکلام)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لیے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا

وہ ایک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

(درثمین)

اس بُرائی اور بے حیائی کے راستے سے بچنے کے لیے جہاں یہ تدبیر بتائی گئی ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہوں کو بچا کر رکھیں وہیں نکاح کو اس سے بچنے کا عملی ذریعہ بتایا گیا۔سورۃ المؤمنون میں جب ان خوش قسمت افراد کا تذکرہ ہوا جو آخرت میں جنت کے وارث بنیں گے تو ان کی خصوصیت بتلاتے ہوئے خدائے رحمان و رحیم نے فرمایا کہ وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ اور اس بُرائی اور بے حیائی کے راستے سے بچنے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کا طریق بھی بتلا دیا کہ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ سوائے اپنی بیویوں/شوہروں کے،یعنی نکاح جیسا مقدس عمل ہی شرم گاہوں کی حفاظت کا عملی ذریعہ اور زنا جیسے عظیم گناہ سے بچنے کا طریق بھی ہے۔ اسی لیے نکاح کو آسان بنانا چاہیے اور اس کی ترغیب دینی چاہیے تا کہ زنا کی روک تھام ہو سکے۔

فی زمانہ جہاں ہر طرف ہمیں اخلاقیات کے جنازے نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔ بے پردگی اور بے حیائی، بے راہروی عام ہے۔ ایسے ایسے شرمناک واقعات نگاہوں سے گزرتے ہیں کہ انسانیت کانپ کر رہ جاتی ہے۔ انسان جنسی لحاظ سے درندہ بن چکا ہے۔معصوم بچے بچیاں بھی جنسی درندگی کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔مغربی اور اب تو مسلمان ممالک میں بھی یہ برائی عام ہو چکی ہے۔مغرب نے تو اس کو اس قدر عام کر دیا ہے کہ وہاں کوئی ان تعلقات کو برا نہیں سمجھتا بلکہ اسے معاشرے میں اس طرح رواج دیا جا چکا ہے جیسے وہ کوئی برائی نہ ہو۔ اس کے نتیجے میں خاندانی نظام ختم ہو چکا ہے۔ اس ناجائز تعلق کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کی قسمت میں مکمل خاندان کا سکون کم ہی آتا ہے۔ اکثر عورت کو ہی ایسی اولاد کی دیکھ بھال تن تنہا کرنی پڑتی ہے۔ ایسے تعلقات کے نتائج پھر منشیات کے استعمال، ڈپریشن، اور دیگر لغویات پر منتج ہوتے ہیں - خدا تعالیٰ کے ہر حکم میں ایک حکمت موجود ہے۔ زنا کو جو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے اس کو جب ہم معاشرتی اور عمومی طور پر بھی دیکھتے ہیں تو اس کے صرف نقصان ہی نقصان ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے ہر انسان کی افزائش نسل کے لیے جنسی عمل رکھا ہے جو ہر بالغ انسان کی ضرورت بھی ہے لیکن اسے نکاح جیسے مقدس رشتے کے بعد جائز قرار دیا گیا اور نکاح بھی وہ جو علی الاعلان کیا جائے خفیہ نکاح کو بھی ناپسند ٹھہرایا گیا۔ نکاح میں گواہان کی موجودگی میں ایجاب و قبول کے بعد دو افراد کو ایک جائز تعلق میں رہنے کی اجازت دی گئی۔ اس تعلق کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد کی ذمہ داری مرد و عورت دونوں پر برابر عائد ہوتی ہے۔ مرد نکاح کر کے ایک عورت کو اپنی ذمہ داری میں لیتا ہے۔ اس کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اولاد اس کے نام و نسب سے جانی جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں زنا میں ہونا ممکن نہیں۔ ایک مرد یا عورت ایک وقت میں کئی کئی مرد اور عورتوں سے جنسی تعلق قائم کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس فعل کے نتیجے میں اولاد ہو تو اکثر یہ علم ہونا بھی مشکل ہوتا ہے کہ وہ کس کی اولاد ہے اور عموماً مرد اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ جبکہ باقاعدہ نکاح میں جب دونوں فریقین کے گھر والوں کی رضامندی بھی شامل حال ہوتی ہے تو وہ عموماً کسی بھی قسم کی ہونے والی بدمزگی میں وہ عزیز و اقارب ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ خاندانی نظام کو قائم رکھنے کی یہ کاوشیں شادی شدہ جوڑوں اور ان کی جائز اولاد کے حصے میں آتی ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں جب سب کچھ خفیہ اور پوشیدہ ہوتا ہے تو ہر کسی کے دل میں ایک شک کی سی کیفیت رہتی ہے اولاد کو لے کر بھی اور اپنے تعلق کو لے کر بھی۔غرض جو سکون اطمیان ایک شادی میں ہونا چاہیے وہ زنا کے اور اس طرح کے ناجائز تعلقات میں ناپید ہوتا ہے۔

شادی کا مقصد ایک نیک ساتھی کا حصول ہے۔ جس سے آپ کی نسل چلتی ہے جس میں مرد قوام ہوتا ہے عورت کے تمام حقوق ادا کرنے کا ذمہ دار گھر کا سربراہ جو اپنے گھر کا محافظ ہوتا ہے اور عورت اس کی عزت وعصمت ہوتی ہے عورت کا فرض اس کے گھر کی دیکھ بھال اس کی نسل کو پروان چڑھنا ان کی بہتر تعلیم و تربیت اور ایک دوسرے کو سکون پہنچانا جسمانی اور ذہنی اور روحانی ہر طرح سے۔ اس لیے جب انسان بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو والدین کو چاہیے کہ جلد از جلد اس کی شادی کا انتظام کیا جائے۔ تا کہ وہ گناہ کے راستوں پر چلنے سے محفوظ رہے۔ نیز شادی کے بعد دونوں فریقین کو ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنا چاہیے تا کہ کوئی فریق اس بارے میں سوچے اور گھر میں ہی اپنی ہر جائز ضرورت پوری کرے۔ نکاح کا حقیقی مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ متقی کو زنا جیسے گناہ کبیرہ سے دور رکھتا ہے اور اس طرح معاشرہ میں بھی سکون و امن برقرار رہتا ہے۔لیکن اگر زنا عام ہو جائے تو جسمانی، اخلاقی اور روحانی بیماریوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

’’جب بھی کسی قوم میں فحاشی اور عریانی کا رواج بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کرنے پر تل جاتے ہیں تو ایسے لوگوں کے درمیان طاعون اور اس جیسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے اسلاف کے زمانے میں موجود نہیں تھیں۔‘‘

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب العقوبات)

اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ آج کی دنیا ہر لحاظ سے بیمار ہو چکی ہے۔ ہر طرف گناہ اور برائی کے سامان موجود ہیں اور سب کچھ ایک چھوٹے سے موبائل فون میں قید ہے اور ہر خاص و عام تک اس کی رسائی موجود ہے۔ فی زمانہ بدی میں مبتلا ہونا نہایت آسان ہے اگر خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کا احسان نہ ہو تو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’چھپی ہوئی فواحش ...ایسی ہیں جو بعض دفعہ انسان کو متأثر کرتے ہوئے بہت دُور لے جاتی ہیں۔مثلاً بعض دفعہ غلط نظارے، غلط فلمیں ہیں، بالکل عریاں فلمیں ہیں۔ اس قسم کی دوسری چیزوں کو دیکھ کر انسان آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر خیالات کا زنا ہے، غلط قسم کی کتابیں پڑھنا یا سوچیں لے کر آنا۔بعض ماحول ایسے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر انسان اس قسم کی فحشاء میں دھنس رہا ہوتا ہے۔ پھر کانوں سے بے حیائی کی باتیں سننا بھی زنا کے مقدمات ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ؍دسمبر 2003ء)

پھر مزید فرمایا:

’’یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی بُرائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہوگئی ہیں۔ اس لیے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں... اگر ماں باپ کسی قسم کی کمزوری دکھائیں گے تو اپنے بچوں کی ہلاکت کا سامان کر رہے ہوں

گے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اپریل 2010ء)

ایک حقیقی احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں ہے وہ اگر ان شرائط پر عمل نہیں کر رہا تو وہ احمدی کہلانے کا حق دار نہیں وہ ہرگز اس محفوظ قلعے کے حصار میں نہیں جس میں آنے والے کو عافیت کی بشارت دی گئی ہے۔ تو خدا سے یہ دعا مسلسل اور لگاتار کرنی چاہیے کہ وہ ہمیشہ ہمیں سیدھے راستے پر چلائے اور ہر نیکی کا راستہ اختیار کرنے والا اور ہر گناہ سے منہ موڑنے والا بنائے۔ متقی دنیا و آخرت دونوں میں خدا رحمان کی پناہ میں رہتا ہے جبکہ عاصی و گنہگار خواہ دنیا کی عارضی لذات حاصل کر بھی لے لیکن اس کا انجام نیکوکار سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ خدا کے رحم اور ستاری کی چادر اس کے بدن کو ہرگز نہیں چھپاتی بلکہ خطوت الشیطان کی پیروی اس کو عریاں کر کے رسوا عام کر دیتی ہے۔ جس طرح متقی کے نیک انجام کی بشارت ہے اسی طرح زناکار کے لیے صرف رسوائی ہی رسوائی ہے۔ اگر کسی کو کسی بھی شخص کے بارے میں یہ علم ہو کہ یہ زنا جیسے مکروہ فعل میں مبتلا ہے تو اس انسان کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ دوسری جانب نیک اور طیب انسان کو دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور آخرت میں بھی نیک اجر۔

زانی کی سزا قرآنی تعلیمات و احادیث کی روشنی میں

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں زانی کے گناہ کو کبیرہ قرار دے کر اس کو سزا دینے کی تلقین کی ہے کیونکہ ایسے گناہوں کی سزا دینا لازم ہوتا ہے جو معاشرے میں فساد پیدا کرتے ہیں اور جن میں دیکھا دیکھی دوسرے بھی ایسے افعال میں مبتلا ہو جاتے ہوں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے زنا کی سزا رکھی ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(النور:3)

زنا کار عورت اور زنا کار مرد، پس ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دین کے تعلق میں ان دونوں کے حق میں کوئی نرمی (کا رُجحان) تم پر قبضہ نہ کر لے اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے والے ہو اور ان کی سزا مومنوں میں سے ایک گروہ مشاہدہ کرے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''ہمارے نزدیک شادی شدہ کی سزا کوڑے ہی ہوں گے سوائے اس کے کہ Adultery (بدکاری) کا عادی ہو اور لڑکیوں کو خراب کرے۔ اس کو بے شک Stoning کا مستحق سمجھیں گے۔ مگر شرائط وہی ہیں کہ چار عینی گواہ ہوں جو ملنے قریباً ناممکن ہوتے ہیں۔'' (فائل مسائل دینی 1958ء) سب سے بڑھ کر ایک زانی یا زانیہ رحمت خداوندی سے محروم ہو جاتا ہے جس محبت کو پانے کے لیے ایک مسلمان تمام عمر تگ و دو کرتا ہے وہ محبت ہی اس کو نصیب نہیں ہوتی۔ روحانیت سے وہ دور ہو جاتا ہے۔ اس سے بڑی سزا ایک مسلمان کے لیے اور کیا ہوسکتی ہے۔

اپنی اولاد کو اس گناہ سے کیسے بچایا جائے؟

مغربی معاشرے میں بچوں کو اس معاملے میں خاص کر سمجھانے کی اور اس کے نقصانات بتانے کی ازحد ضرورت ہے۔ نماز کے بارے میں خاص کر یہ حکم کہ یہ منکر و فحشاء سے بچاتی ہے اگر اسے اس کی اصل روح کے ساتھ پڑھا جائے تو خود کو اور اولاد کو نماز کا عادی بنا کر ہر قسم کے منکر و فحشاء سے بچایا جا سکتا ہے۔

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اگر اپنے بچوں کو ان گندگیوں اور غلاظتوں میں گرنے سے بچانا ہے تو سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ نمازوں میں باقاعدہ کریں۔ کیونکہ اب ان غلاظتوں اور اس گند سے بچانے کی ضمانت ان بچوں کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دے رہی ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اپریل 2005ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآنی تعلیم بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

کہ قرآن مجید فرماتا ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (النور:31) یعنی مومنوں کو کہہ دے کہ کسی کے ستر کو آنکھ پھاڑ کر نہ دیکھیں اور باقی تمام فروج کی بھی حفاظت کریں۔ یعنی انسان پر لازم ہے کہ چشم خوابیدہ ہو تا کہ کسی غیر محرم عورت کو دیکھ کر فتنہ میں نہ پڑے۔ کان بھی فروج میں داخل ہیں جو قصص اور فحش باتیں سن فتنہ میں پڑ جاتے ہیں، اس لئے عام طور پر فرمایا کہ تمام سوراخوں کو محفوظ رکھو اور فضولیات سے بالکل بند رکھو ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ (النور:31) یہ مومنوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے اور یہ طریق تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اپنے اندر رکھتا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے بدکاروں میں نہ ہوں گے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 55)

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جماعت کو اس گناہ کبیرہ کے نقصانات بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ یہ کہ زنا سے اور بدکاریوں سے پرہیز کرنا اور ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ زنا ایک بہت بے حیائی کا کام ہے اور اس کا مرتکب شہواتِ نفس سے اندھا ہو کر ایسا ناپاک کام کرتا ہے جو انسانی نسل کے حلال سلسلہ میں حرام کو ملا دیتا ہے اور تضیع نسل کا موجب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے اس کو ایسا بھاری گناہ قرار دیا ہے کہ اسی دنیا میں ایسے انسان کے لئے حدِ شرعی مقرر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مومن کی تکمیل کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ زنا سے پرہیز کرے کیونکہ زنا نہایت درجہ مفسد طبع اور بے حیا انسانوں کا کام ہے اور یہ ایک ایسا موٹا گناہ ہے جو جاہل سے جاہل اس کو بُرا سمجھتا ہے اور اس پر بجز کسی بے ایمان کے کوئی بھی دلیری نہیں کرسکتا۔ پس اس کا ترک کرنا ایک معمولی شرافت ہے کوئی بڑے کمال کی بات نہیں لیکن انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)

ہم پر یہ خدا کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت عطا فرمائی ہے اور خلیفۂ وقت وقتاً فوقتاً ہمیں ان برائیوں سے متنبّہ کر کے ان سے بچنے کی نصیحت فرماتے رہتے ہیں۔

اسی لیے اپنی اولاد کو جماعتی نظام کے ساتھ جوڑیں۔ تعلیمات جو اس بارے میں بہت واضح ہیں۔ ان کی تفسیر بتا کر بھی بچوں اور نوجوان نسل کو اس کی بد اثرات سمجھائے جانے چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مومنوں کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں اور کانوں اور ستر گاہوں کو نامحرموں سے بچاویں اور ہر ایک نادیدنی اور ناشنیدنی اور ناکردنی سے پرہیز کریں کہ یہ طریقہ ان کی اندرونی پاکی کا موجب ہو گا''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 209 حاشیہ)

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرۂ تاباں تیرا
عمر دے، رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

(از درثمین)

آج کل سوشل میڈیا اور دیگر بری صحبتوں سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔ ان کا تعلق خالق سے جوڑ دیں ان کے سینے قرآن کی روشنی سے منور کر دیں تا کہ شیطان بھیس بدل بدل کر انہیں ورغلا نہ سکے۔ انہیں نظام جماعت کے ساتھ جوڑیں ان کے دوستوں پر نظر رکھیں اور سب سے بڑھ کر ان کے لیے دعائیں کریں کہ وہ ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں۔ ذیل میں کچھ دعائیں ہیں جو شیطان کے وار سے بچانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر برائی سے بچالے ہر بدی سے ہمیں نفرت ہو اور ہر نیکی سے پیار۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین اللھم آمین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کے لیے یہ دعا سکھلائی کہ:

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقیناً تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔''

(سنن ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب التشہد حدیث 969)

ایک اور خوبصورت دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غناء مانگتا ہوں

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب ما جاء أن القلوب بین أصبعی الرحمن)

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

(سنن الترمذی، کتاب القدر عن رسول اللہ)

ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(آل عمران: 9)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

آمین اللّٰھم آمین

مبشرہ شکور بنت عبدالباسط شاہد۔ لندن

پیاری ہستی جس کی پیشانی پر نور اور پاؤں میں جنت تھی!

میری ماں محترمہ محمودہ باسط مرحومہ

پیاری امی جان کی پیدائش انڈیا میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام چراغ دین صاحب مرحوم اور والدہ کریم بی بی صاحبہ مرحومہ تھا۔پچیس سال سے زائد عرصہ اپنی پوری فیملی میں سے اکیلی حیات تھیں۔شادی سے پہلے آپ لاہور کے قریب سانگلہ ہل میں رہیں۔ انڈیا سے ہجرت کے وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی۔ ابوجان مولانا عبدالباسط شاہد سے شادی کے بعد آپ ربوہ آگئیں۔ ابوجان کی پاکستان میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے جہاں جہاں تقرری ہوئی آپ ساتھ رہیں مثلاً کراچی،ملتان،بورے والا،جہلم، لاہور اور حیدر آباد۔

جب ابو جان ایک مبلغ کی حیثیت سے فرائض انجام دینے کے لئے 1966ء میں تنزانیہ افریقہ گے تو ہم جہلم سے ربوہ چلے گے۔ جہاں میری دادی اماں مرحومہ دارلرحمت وسطی میں رہتی تھیں۔ جب میرے داداجان درویش مرحوم کا قادیان سے پاکستان چکر لگا تو انہوں نے ہمارے لئے خود مکان تعمیر کیا کہ باسط کے بچے آرام سے رہیں اس طرح اپنے بڑے اباجان کو مزدوروں کے ساتھ مزدور بنے ہوئے دیکھا۔ اس وقت ان کی زبان پر اکثر دعاؤں کے ساتھ یہ شعر پڑھتے سنا کہ: ؎

لاج رکھ لینا الٰہی کوشش تعمیر کی
میں نے کچھ تنکے چُنے ہیں آ شیانے کے لئے

ساتھ ساتھ دعائیں کرتے اور اونچی آواز میں اللہ اکبر، کبھی سبحان اللہ اور الحمدللہ کہتے۔آج ہم اللہ کے فضلوں کے وارث ہیں خدا کرے کہ آئندہ ہماری نسلیں بھی ان کی دعاؤں کی وارث بنیں آمین۔

اب جب کہ امی جان ہم میں نہیں رہیں ان کی زندگی پر کچھ لکھنے کا سوچا تو یہ اشعار بار بار زبان پر آئے: ؎

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

یہ وہ اشعار ہیں جو میری پیاری امی جان مجھے لوری دیتے وقت سناتی تھیں۔ پہلے دعائیں پڑھیں پھر نظمیں پڑھیں جب بھی لب پہ آتی پڑھیں تو ساتھ بتاتیں تھیں کہ یہ ہمارے اسکول کی اسمبلی میں پڑھا جاتا تھا۔ اب ایسے لگتاہے کہ ان کی زندگی بھی کچھ اس طرح شمع کی مانند رہی ہے جس نے ہماری زندگیوں کو اجالا کیا۔ الحمدللہ

دوسری بہت بچپن کی نظم جو مجھے اسکول کی عمر سے پہلے کی یاد ہے وہ درثمین سے ہے۔

؎ ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دُنیا میں جگ مگائے جا

سمجھ نہیں آرہا کہ امی جان مرحومہ کی صفات کا ذکر کہاں سے شروع کروں۔ بس ایسے لگ رہاہے کہ یہ دونوں شعران کی زندگی پر بہت ٹھیک چسپاں ہورہے ہیں اور ان کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ بنی الحمدللہ۔ امی جان بڑی نیک، دعاگو، نمازوں کی پابند، خدمت خلق کرنے والی، پیار دینے والی، ملنے ملانے والی، مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والی، اس خاطر تواضع اور مہمان نوازی کے ماپنے کے لئے کوئی پیمانہ نہ مل سکا۔ گھر آنے والے مہمان کو کبھی کھانے یا پینے کے بغیر نہ جانے دیتیں۔اس میں جلسہ سالانہ کے مہمان بھی شامل ہیں۔ جو دور ونزدیک سے جلسہ پر ربوہ آتے ان کی ہرطرح کی ضرورت کا خیال رکھتیں۔ رضائی بستر سب جلسہ سے پہلے صاف کرتیں۔ کئی مہمان تو امی جان کی صفائی کی وجہ سے بھی ہمارے ہاں ٹھہرنا پسند کرتے۔ امی جان نے اپنی تنگ دستی کا ذکر نہ کبھی گھر میں کیا اور نہ ہی باہر۔ بہت صابر و شاکر خاتون تھیں۔ پرانے کپڑوں سے نئے کپڑے بنا لیتیں اور ہم بھی عید پر نیا لباس پہن کر بے حد خوش ہوتے۔

سلائی، کڑھائی اور ہر طرح کے پکوان کی ماہر تھیں۔بعض دفعہ تو رشتے دار یا ملنے والے فرمائش کر کے اپنی پسند کا کھانا پکواتے جس میں شامی کباب،سرسوں کا ساگ،قیمہ بند کریلے،پکوڑے اور کدو چنے کی دال شامل ہیں۔مردانہ اور زنانہ ہر ڈیزائن کا کپڑا سینا شامل ہے۔ کافی لوگوں کو یہ کام سکھائے بھی۔ گھر کے کچھ کام جو مزدورں کے کرنے والے ہوتے جیسے چھت کی لپائی یا چھوٹا موٹا پلستر کا کام خود کرلیتیں اور ہم بہن بھائی ان کاموں میں امی جان کی مدد کرتے۔چھت کی لپائی کی چیزیں تیار رکھتیں اور یہ کام رات کو چادر اوڑھ کر کرتیں۔

ابھی تک مجھے بچپن کی ایک ایسی بات یاد ہے جس نے میرے ذہن پر بہت گہرے نقش چھوڑے وہ یہ کہ جب کبھی گرمی زیادہ ہوتی تو امی جان ہمیں کسی کے ہاں سے برف لانے کا کہتیں شاید اس لئے کہ پاس سے کام ہو جائے اور بازار نہ جانا پڑے۔ میں نے ایک مرتبہ امی جان سے کہا کہ فلاں کے ابو بھی باہر ہیں اور ان کے گھر فریج ہے ہمارے ابا بھی باہر گئے ہوئے ہیں تو ہمارے پاس فریج کیوں نہیں؟ پیاری امی جان کا جواب یہ تھا کہ آپ کے ابو جان مبلغ ہیں اور تم کیا سمجھتی ہو کہ میں حضور کے پاس جاکر ایسی بات پوچھوں جس سے حضور ناراض ہوں۔ یہ کام تو میں ہرگز نہیں کروں گی اور تم بھی دوبارہ ایسی بات مت سوچنا جس سے خلیفہ ٔوقت ناراض ہو جائیں۔ کیا شاندار جواب ملا کہ وہ دن جائے اور آج کا آئے کہ نہ صرف خلیفہ ٔوقت سے پیار کرنا اور اس خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا سکھادیا اسی کی بدولت آج میں بھی اور میری اولاد در اولاد اس مضبوط رسی کو تھامے ہوئے ہے۔ الحمدللہ

خاندان حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی خواتین مبارکہ سے پیار کا تعلق تھا۔ 1978ء میں میری منگنی میرے ماموں زاد سے ہوئی۔میری چھوٹی ممانی جان جو میری ساس بھی تھیں،میری اور دو کزن انگلینڈ سے ربوہ آئے۔جلسہ کے بعد منگنی کا پروگرام تھا ابوجان ان دنوں میں بھی افریقہ میں تھے۔ اس تقریب میں بھی امی جان نے خاندان کی چند خواتین مبارکہ کو مدعو کیا اور حضرت چھوٹی آپا اُمِ متین صاحبہ مرحومہ نے مجھے منگنی کی انگوٹھی پہنائی۔میرے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہے اور آج بھی میں اس بات سے فخر محسوس کرتی ہوں۔ آپا ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ ہمارے پیارے موجودہ حضورؑ کی والدہ سے بھی پیار اور عقیدت کا رشتہ تھا۔فروری 1980ء میں میری ربوہ سے رخصتی ہوئی تب امی جان اپنے حلقہ دارالرحمت وسطی کی صدر تھیں۔ ان دنوں ان کی میٹنگز آپا ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوتی تھیں اس طرح امی جان کا ایک اور پیارا تعلق بھی ان کے ساتھ رہا۔ الحمدللہ

میری شادی فروری 1980ء میں ہوئی اس وقت کا بھی ایک یادگار واقعہ ہے۔خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ جو مبلغین ملک سے باہر ہیں جب ان کی بیٹیوں کی شادی ہو تو مجھے بتائیں میں ان بچیوں کو خود رخصت کروں گا کیوں کہ وہ اپنے والد کی غیرموجودگی کو محسوس نہ کریں۔ جب میری شادی کا وقت آیا تو حضور دورہ کیلئے ربوہ سے باہر کراچی تشریف لے گئے تھے۔ امی جان کافی پریشان ہوئیں کہ اب کیا ہوگا۔ ظاہر ہے پہلی بچی کی شادی ہے۔میاں ملک سے باہر ہیں۔۔۔۔ انگلینڈ آنے کیلئے مجھے بھی کراچی سے روانہ ہونا تھا۔ امی جان مجھے سوار کروانے آئی تھیں۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں ملاقات کیلئے درخواست دی۔ ہماری خوش قسمتی تھی ملاقات کاوقت مل گیا اور ہم مقررہ وقت پر حضور کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ جہاں باقی خواتین ملاقات کیلئے انتظار کر رہی تھیں ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ حضور کی طرف سے پیغام ملا کہ میں نے سفر کیلئے نکلنا ہے اس لئے ملاقاتیں نہیں ہونگی صرف وہ بچی جس کی رخصتی ہو رہی ہے وہ یہاں ہی انتظار کریں۔ چندمنٹ کے بعد حضور اور محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ سیڑھیوں سے نیچے آتے نظر آئے۔حضور نے میرے بارے پوچھا تو میں ان کے قریب چلی گئی۔ انہوں نے اپنا شفقت بھرا ہاتھ میرے سر پر رکھا دعائیں دیں اور اپنی بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ بچی کو سلامی دے دیں۔ انہوں نے مجھے دو سو روپے سلامی دی۔ اللہ اللہ! اپنی خوش قسمتی پر آج بھی رشک آتا ہے۔ اور اپنے پیارے آقا اور بیگم صاحبہ کیلئے دعائیں نکلتی ہیں۔حضرت منصورہ بیگم صاحبہ نے مجھے سو سو کے دونوٹ دیے تھے۔ ایک میں نے اور دوسرا میرے میاں نے ہمیشہ اپنے والٹ میں رکھا اور ان کی دعاؤں سے فیض یاب ہوتے رہے۔ خدا نے بھی بہت برکتوں سے نوازا۔ الحمدللہ

امی جان ہماری دینی اور دنیاوی پڑھائی کا بہت خیال رکھتیں۔ ربوہ میں رہنے سے ہمیں دینی ماحول میسر تھا جو ہم سب کیلئے ایک نعمت عظمیٰ تھا۔ گھر میں بچے امی جان سے صبح اور شام قرآن پڑھنے آتے، محلے کی مسجدوں سے اذان کی آوازیں آتیں تو بڑے اور بچے مسجدوں کا رخ کرتے۔ہمارے ناصرات کے مقابلہ جات ہوتے۔ جب میں چھوٹی تھی تو اسلامی ہسٹری کو سمجھنا تھوڑا مشکل تھا تو امی جان ہمیں پاس بٹھاکر اونچی آواز سے پڑھتی تھیں جس سے مجھے سبق بآسانی یاد ہوجاتا۔ میرے ماشاءاللہ چار بچے ہیں دو بیٹے اور دو بیٹیاں۔ چاروں کے ساتھ میرا پاکستان کا ایک چکر لگا چونکہ بچے اسکولوں میں تھے۔ ایک دو دفعہ الگ سے بھی گئی۔ امی جان نے بچوں کے ساتھ بہت پیار کیا اور ان کو پیار پیار سے چھوٹے چھوٹے کام کرنے کا سمجھایا مثلاً کپڑوں کی تہ کیسے لگانی ہے، برتن کیسے دھونے ہیں اور کیسے رکھنے ہیں۔

میرے کزن جو بڑی پھوپھو جان امۃ اللطیف خورشید مرحومہ کے بڑے بیٹے ہیں انہوں نے میری والدہ صاحبہ کی وفات پر جب میرے ساتھ افسوس کا اظہار کیا تو مجھے یہ بھی بتایا کہ جب ممانی جان شادی ہو کر آئیں تو میں چھوٹا بچہ تھا ممانی جان کی جو بات مجھے سب سے زیادہ یاد ہے وہ یہ کہ وہ وضو بہت اچھا کرتیں تھیں اور ہمیں ان کے بنائے ہوئے کھانے بہت پسند تھے۔

وقت گزرتا گیا اور ہم بڑے ہوگئے۔ دو بہنوں کی شادی ہوگئی اس وقت امی جان کو مرکز کی طرف سے ابو جان کے پاس زیمبیا بھجوا دیا گیا۔اس طرح امی جان کو وہاں بھی دین کی خدمت کا موقعہ ملتا رہا۔ ابو جان سے یہ بات بھی سنی کہ جب وہ زیمبیا رہتے تھے ان کی جگہ سے کافی دور ایک جگہ تھی جہاں سے ایک خاتون قرآن پڑھنا چاہتی تھیں۔ دور سے ان کا اس کام کیلئے آنا مشکل تھا۔ امی جان نے ان کو اپنے پاس رکھا اور چند ماہ میں ان کو قاعدہ اور قرآن کریم کا دورختم کروایا۔

جب ابو جان اور امی جان 1996ء میں انگلینڈ آئے تو ابو جان نے مرکز میں وقف عارضی کرنے کی درخواست دی جو منظور ہوگئی اور ابوجان کو لیسٹر مڈ لینڈز کی جماعت میں ایک ماہ کیلئے بھجوایا گیا اس وقت وہاں ایک چھوٹی جماعت تھی۔ امی جان کے ساتھ جانے کا یہ فائدہ ہوا کہ انہوں نے بھی مبلغ کی بیوی ہونے کا حق ادا کیا۔ لجنہ کو قرآن پڑھانے اور میٹنگز میں باقی کاموں میں مدد کی۔ اس کا جماعت کو کافی فائدہ ہوا۔ساری جماعت امی جان اور ابوجان سے بہت خوش تھے۔ لجنہ نے مرکز سے ابو جان کے وقت کو مزید بڑھانے کا پوچھا اور اس طرح امی جان اور ابوجان

بقیہ صفحہ 4 پر

عبدالنور۔نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

36واں جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ

کورونا کی عالمی وباء میں کمی کے بعد جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ(Cote d'Ivoire) کو امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ طور پر نیشنل جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق حاصل ہوئی۔اس سے قبل 2019ء میں جلسہ منعقد کیا گیا تھا چنانچہ تین سال کے وقفہ اس جلسہ کے انعقاد کے درمیان حائل رہا۔گزشتہ سال نیشنل سطح پر جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بجائے ریجنل سطح پر جلسہ جات منعقد کئے گئے تھے۔تاہم امسال مؤرخہ 23-24/ اور 25/ دسمبر 2022ء کو نیشنل جلسہ سالانہ بمقام مہدی آباد،آبی جان (Abidjan) بعنوان ''احمدیت،خدمت انسانیت میں مشغول ایک جماعت''منعقد کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل مختلف مواقع پر امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ مکرم عبدالقیوم پاشاصاحب کی زیرصدارت نیشنل عاملہ نیز ریجنل مبلغ کرام کی میٹنگز بسلسلہ انعقادجلسہ سالانہ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں جلسہ سالانہ کے متعلق تمام امور مثلاً پروگرام جلسہ،مقام جلسہ،مہمانان کرام کی آمد ورہائش،طعام نیز دیگر امور وغیرہ کا جائزہ لیا گیا۔ناظم جلسہ سالانہ مکرم کریم جوارا صاحب(Karim Djawara) کی زیرنگرانی جلسہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔جلسہ کی تیاروں کا سلسلہ مکرم امیر صاحب کی زیرہدایت ونگرانی جلسہ کے ایام سے قبل ہی شروع کر دیا گیا جس میں مہمانان حضرت مسیح موعودؑ کے طعام کے انتظام کے لئے اشیا کی خریداری جس کی ذمہ داری نائب افسر جلسہ سالانہ مکرم لقمان احمد فرید صاحب مبلغ سلسلہ نیز مکرم احتشام الحسن صاحب مبلغ سلسلہ نے ادا کی نیز جلسہ گاہ کی تیاری کا کام بھی شامل تھا۔جلسہ کے ایام سے قبل ہی جلسہ گاہ کا وقارعمل کے ذریعے صفائی کا انتظام کیا گیا جس میں مقامی خدام نیز معلمین کرام نے حصہ لیا۔

مہمانان کرام کی آمد

جلسہ سے ایک روز قبل مؤرخہ 22/ دسمبر بروز جمعرات مہمان جلسہ سالانہ کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔اس ضمن میں دوپہر کے بعد سے دور دراز کے ریجنز سے قافلہ جات جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئے۔اسی دوران جلسہ گاہ میں ٹینٹ وغیرہ نیز اسٹیج کی تیاری کا کام بھی شروع کر دیا گیا۔اسٹیج کو جلسہ گاہ کے تھیم سے آراستہ بینرز کے ساتھ سجا گیا۔نیز ٹینٹس میں مہمانان کرام کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا اہتمام کیا گیا۔جلسہ گاہ کے مہمان کی آمد کے سلسلہ میں صبح سے ہی لنگر حضرت مسیح موعودؑ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا جس کے تحت ناشتہ کی تیاری کے علاوہ دوپہر کے کھانے کی تیاری کا بھی آغاز کر دیا گیا۔آمدہ مہمانان کرام کے طعام کے انتظام کے ساتھ رہائش کا انتظام زیرتعمیر ہیومینیٹی فرسٹ کے ہسپتال کی عمارت نیز جماعتی موجودہ ہال نما مسجد میں کیا گیا جبکہ لجنہ کی رہائش کا انتظام جماعتی سکول کی کلاسز میں کیا گیا۔نماز ظہروعصر جمع کر کے ادا کی گئی۔شام 4 بجے مکرم امیر ومشنری انچارج عبدالقیوم پاشا صاحب نے جلسہ گاہ آکر تیاریوں کا جائزہ لیا نیز انتظامات سے متعلق ہدایات دیں اورمغرب و عشاء کی نماز ادا کی گئی جس کے بعد اعلانات ہوئے جس میں آنے والے احباب کرام کو جلسہ کی اہمیت نیز جلسہ گاہ کے متعلق رہنمائی کی گئی۔بعد ازاں طعام کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ کا پہلا دن

مؤرخہ 23/ دسمبر بروز جمعۃ المبارک آئیوری کوسٹ کے 36 ویں نیشنل جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔چنانچہ جماعتی روایات کے مطابق جلسہ کے دن کا باقاعدہ آغاز باجماعت نماز تہجد کے ذریعے کیا گیا۔نماز تہجد مکرم وترا عبدالرحمان صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی اور درس بعنوان جلسہ سالانہ میں شرکت کی اہمیت پر دیا۔بعد ازاں شرکاء کو ناشتہ پیش کیا گیا۔ناشتہ کے بعد جلسہ کی بقیہ تیاروں کے ساتھ ساتھ شرکاء نے جلسہ کے پروگرام میں شرکت کی تیاری بھی شروع کر دی۔جلسہ کے پروگرام کا اول حصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطبہ جمعہ تھا۔جس کے لئے احباب کرام تیاری کر کے جلسہ گاہ پہنچ گئے۔جلسہ میں تمام شرکاء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنا خطبہ کے اختتام کے ساتھ ہی امیر ومشنری انچارج مکرم عبدالقیوم پاشاصاحب نے مقامی طور پر خطبہ جمعہ بعنوان ''جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد'' دیا جس کے بعد نماز جمعہ وعصر باجماعت پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد شرکاء جلسہ کو طعام فراہم کیا گیا اور احباب نے جلسہ کے افتتاحی پروگرام میں شرکت کے لئے تیاری کی۔

جلسہ سالانہ کے پروگرام کا باقاعدہ افتتاحی اجلاس بروز جمعۃ المبارک شام 4 بجے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب آئیوری کوسٹ نے مکرم تیرو الحسن صاحب (Tero Allassane) نیشنل صدر انصار اللہ صاحب کے ہمراہ اس تقریب کے لئے تشریف لائے۔خدام نے جلسہ کی تمام سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے جس میں صدر مجلس کا پروٹوکول بھی شامل تھا۔مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت نیز مکرم تیرے الحسن صاحب نے آئیوری کوسٹ کا مقامی جھنڈا لہرا کر جلسہ کا باقاعدہ آغاز کیا۔جس کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی اور اسٹیج پر تشریف لائے۔ اس دوران مکرم یحیٰ جیارہ صاحب (Yaya Djiara) معلم سلسلہ دیگر کے ہمراہ مقامی زبان میں نظم وغیرہ بھی پڑھتے رہے۔جلسہ کے افتتاحی پروگرام کی صدارت مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب نے کی۔تلاوت مکرم احتشام الحسن صاحب مبلغ سلسلہ سینفرا ریجن نے کی جس کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔جس کے بعد مکرم یحیٰ جیارہ صاحب معلم سلسلہ نے نظم پڑھی۔نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی افتتاحی تقریر کی جس میں ''جلسہ کی اہمیت و برکات'' کا ذکر کیا گیا۔افتتاحی تقریر کے بعد مکرم عبدالسلام طورے صاحب مبلغ سلسلہ دلوا ریجن نے ''صحابہ رسول کریم ﷺ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ'' کے عنوان سے فرنچ زبان میں تقریر کی اور اس کا مختصر خلاصہ لوکل زبان جولا میں بھی پیش کیا۔اس تقریر کے بعد پہلے سیشن کا باقاعدہ اختتام ہوا اور چند اعلانات کے بعد شاملین جلسہ نے نماز مغرب و عشاء کی تیاری شروع کی اور نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔اس جلسہ میں سٹیج سیکریٹری کی ذمہ داری مکرم احمد باپینا صاحب(Ahmadou Bapina) نیز مکرم عبدالسلام طورے مبلغ سلسلہ نے ادا کی۔نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ساڑھے سات بجے شام مکرم ڈاکٹر احمد کالیبالی صاحب نے ویڈیو کے ذریعے حاضرین جلسہ کو کورونا وباء کی حقیقت و اثرات کے بچاؤ کے متعلق آگاہ کیا۔جس کے بعد رات کا کھانا حاضرین کو دیا گیا اور یوں جلسہ کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔

جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا باقاعدہ آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد کے ساتھ ہوا۔نماز تہجد کی امامت مکرم کونے ابوبکر صاحب (Kone Aboubakar) معلم سلسلہ کو حاصل ہوئی۔نماز فجر کی ادائیگی کے معاً بعد مکرم تیرو الحسن صاحب نیشنل صدر انصار اللہ نیز جابی مصطفیٰ صاحب(Diabi Moustafa) نیشنل صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی اپنی تنظیموں کے کام نیز ذمہ داریوں کے عنوان سے درس دیا جس کے کچھ دیر بعد حاضرین جلسہ کو ناشتہ دیا گیا۔ناشتہ کے بعد شرکاء نے جلسہ کے دوسرے دن کے لئے تیاری کی اور پنڈال آ گئے۔صبح ساڑھے نو بجے پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ کی زیرصدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم بناؤ عبدالرزاق (Banao Abdurazaq)صاحب مبلغ سلسلہ ریجن ابنگرو نے کی جس کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ بھی پڑھا گیا۔بعد ازاں مکرم سنگھارے یحیٰ معلم سلسلہ نے اردو نظم پڑھی اور اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا۔جلسہ کے دوسرے سیشن کی پہلی تقریر مکرم سانفو مبارک صاحب(Sanfo Moubarak) ریجنل قائد بواکے نے جلسہ سالانہ کے موضوع (Theme) کے تحت بعنوان'' احمدیت،خدمت انسانیت میں مشغول ایک جماعت'' بزبان فرنچ کی جس کا مقامی زبان جولا میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس تقریر کے بعد مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر ومشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے آئیوری کوسٹ میں جماعت کی ترقیات اور جماعت کی طرف سے کئے جانے والے دینی و سوشل و فلاحی کاموں کا خلاصہ پیش کیا۔ امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ماجد احمد صاحب انچارج شعبہ ہیلتھ کیئر برائے ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل نے ہیلتھ کیئر پروگرام کے تحت مہدی آباد میں زیرتعمیر ہسپتال نیز ہیومینیٹی فرسٹ کے دیگر خدمت انسانیت کے کاموں کا خلاصہ بزبان انگریزی پیش کیا جس کا ساتھ ہی ساتھ مکرم سلطان احمد صاحب مبلغ سلسلہ

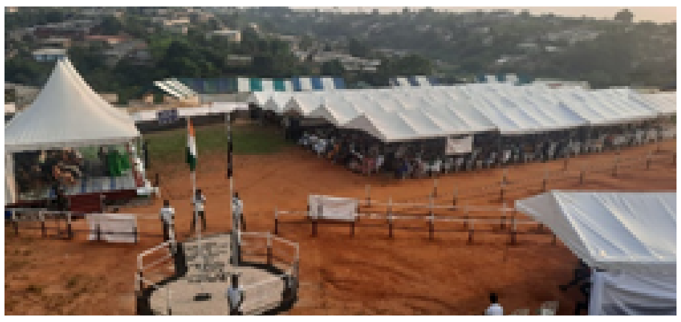

فیرکے ریجن نے فرنچ زبان میں ترجمہ بھی کیا۔جس کے بعد اگلی تقریر مکرم بالو احمد صاحب (Balo Ahmadou) معلم سلسلہ نے بعنوان ’’اسلام میں خاندانی نظام برکت کا موجب‘‘ کے عنوان سے کی جس کے بعد دوسرے سیشن کا باقاعدہ اختتام ہوا۔

مہمانان کا سٹالز کا دورہ

مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کے ہمراہ اسٹالز کا دورہ کیا۔ان اسٹالز میں اولاً تصویری نمائش شامل تھی۔اس نمائش کے تحت جماعت آئیوری کوسٹ کی جماعتی ترقیات کا تصویری خلاصہ پیش کیا گیا تھا۔جبکہ اس سٹال کے بعد ہیومینیٹی فرسٹ نے اپنا کیمپ لگایا ہوا تھا جس میں مکرم یحیٰی وترا (Yaya Ouattara) صاحب صدر ہیومینیٹی فرسٹ آئیوری کوسٹ کے ہمراہ ان کی ٹیم نے تصاویر کے ساتھ نیز ویڈیوز کے ذریعے ہیومینیٹی فرسٹ کے آئیوری کوسٹ میں جاری پروگرامز کا خاکہ پیش کیا نیز ہیومینیٹی فرسٹ کی جانب سے تیار کردہ اشیاء برائے فروخت بھی موجود تھیں۔اس کے بعد جماعتی انجینئرز ایسوسی ایشن IAAAE کا سٹال بھی موجود تھا جس میں اس شعبہ کے انچارج مکرم عثمان لامین صاحب (Ousmane Lamien) نے مہمانان کو اس کے تحت جاری کاموں کا خاکہ پیش کیا نیز ایسوسی ایشن کے تیار کردہ پمفلٹس مہمانان کو دیئے گئے۔جس کے بعد مہمانان نے ہیومینیٹی فرسٹ کی جانب سے لگائے گئے میڈیکل کیمپ کا بھی دورہ کیا اور میڈیکل ٹیم سے ملاقات کی۔اس دوران مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی کوریج کے لئے آنے والے مختلف میڈیا پرسنز کو انٹرویو دیا جس میں جماعتی تعارف کے ساتھ جلسہ کے مقاصد سے بھی آگاہ کیا گیا۔اس پروگرام کے بعد مکرم امیر صاحب کے ہمراہ تمام مہمانان کرام ہال میں تشریف لے گئے جہاں ان کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا تھا۔جلسہ کے ایام میں مہمان خصوصی کے طعام و ریفریشمنٹ کی ذمہ داری مکرم شاہد احمد مسعود صاحب مبلغ سلسلہ بندوکو ریجن نے ادا کیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی نیز طعام کے بعد جلسہ کے تیسرے اجلاس کا باقاعدہ آغاز مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم کی سعادت مکرم سوادوگو احمد صاحب (Sawadogo Ahmadou) معلم سلسلہ بندوکو شہر نے حاصل کی جس کے بعد اس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا جبکہ اس کے معاً بعد حضرت مسیح موعودؑ کی نظم مکرم شاہد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھی اور اس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم سورو الحسن صاحب (Soro Allassane) مبلغ سلسلہ بسم ریجن نے بعنوان ’’آنحضرت ﷺ خاندانی تعلقات کے انتظام کا بہترین نمونہ‘‘ کے عنوان سے فرنچ زبان میں کی جس کے بعد مقامی جولا زبان میں اس کا خلاصہ بھی پیش کیا گیا۔اس تقریر کے بعد،دوران سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے والے نیز تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابیاں سمیٹنے والے طلباء و طالبات کو مکرم امیر صاحب نے تحائف نیز اسناد سے نوازا۔امسال کل 28 افراد نے قرآن کریم کا دور مکمل کیا جبکہ 48 طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔تقسیم انعامات کے بعد مکرم صدیق جیالو صاحب (Sadique Djialou) معلم سلسلہ نے تقریر ’’مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘ بزبان جولا کی جس کا بعد ازاں فرنچ زبان میں خلاصہ پیش کیا گیا۔جس کے ساتھ ہی جلسہ کے دوسرے دن کے پروگرامز کا باقاعدہ اختتام ہوگیا۔نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین کا اہتمام کیا گیا مکرم امیر صاحب نے دوران سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے والے چند افراد کی آمین کروائی اور دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا۔اس پروگرام کے بعد ایک گھنٹہ پر مشتمل سوال و جواب کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس کے صدر مجلس مکرم باسط احمد صاحب مبلغ سلسلہ ریجن بواکے تھے جن کے ساتھ مکرم صادق احمد لطیف صاحب مبلغ سلسلہ انگرو ریجن و مکرم بالو احمد صاحب معلم سلسلہ اموریاکرو بھی سوالات کے جوابات دینے کے لئے پینل میں موجود تھے۔اس دوران حاضرین جلسہ نے سوالات پوچھے جن کے جوابات دیئے جاتے رہے۔سوال و جواب کے اس دلچسپ پروگرام کے اختتام پر مہمانان حضرت مسیح موعودؑ کی کھانے سے تواضع کی گئی جس کے بعد آرام کے لئے مہمانان کو وقت دیا گیا اور یوں جلسہ کو دوسرے بابرکت دن کا اختتام ہوا۔

جلسہ کا تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز جلسہ کی روایت کے مطابق باجماعت نماز تہجد اور بعد ازاں فجر سے ہوا۔نماز تہجد کی امامت مکرم باسط احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے حصہ میں آئی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم زالے محمد صاحب (Zalle Mohammad) مبلغ سلسلہ سساندرا ریجن نے درس بعنوان ’’عصر حاضر میں معاشرتی پستی کے باوجود اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کیسے کی جائے‘‘ دیا۔جس کے کچھ دیر بعد حاضرین جلسہ کو ناشتہ دیا گیا اور سب نے جلسہ کے اختتامی اجلاس کی تیاری کی۔آئیوری کوسٹ کے 36ویں سالانہ جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت صبح ساڑھے 8 بجے شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم منصور احمد صاحب مبلغ سلسلہ داؤکرو ریجن نے کی جس کے بعد اسکا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔جس کے بعد شاہد احمد صاحب مبلغ سلسلہ نیز سنگھارے یحیٰی صاحب معلم سلسلہ نے ترانہ پڑھا اور اس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔جس کے بعد اس جلسہ سالانہ کے چوتھے اجلاس (session) کی پہلی تقریر مکرم صادق احمد صاحب مبلغ سلسلہ ریجن انگرو نے بعنوان ’’خلفاء احمدیت کی امن عالم کے لئے کوششیں‘‘ بزبان فرنچ کی جس کا بعد ازاں مقامی زبان جولا میں مختصر ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔جس کے بعد مکرم کیا عمر صاحب نیشنل سیکریٹری جنرل جماعت آئیوری کوسٹ نے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے جماعتی کاموں کا خلاصہ پیش کیا گیا جس کے بعد مکرمہ شکورہ صاحبہ (Madame Shakoura Adéwale) نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے لجنہ اماء اللہ کی مختصر تاریخ اور صد سالہ جوبلی پروگرامز نیز لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ کے کاموں کا مختصر جائزہ پیش کیا نیز اسی دوران چونکہ آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم ہوئے 100 سال پورے ہوگئے تھے اس ضمن میں بھی مختصر خطاب کیا اور لجنہ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔جس کے بعد مہمان مکرم کولیبالی لاما صاحب نے مختصر خطاب کیا اور خطاب کے بعد جلسہ میں ہی بفضل تعالیٰ اپنی بیعت کا اعلان بھی کیا کہ وہ احمدیت یعنی سچے اسلام کی تعلیمات سے مطابق ہیں۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برائے جلسہ قادیان میں لائیو شرکت

امسال جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کی خصوصی بات یہ تھی کہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ کے شاملین کو بذریعہ لائیو سٹریمنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کے خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 2022ء میں دیگر افریقی ممالک کی طرح شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔جو احمدیت کی سچائی کا ثبوت ہونے کے ساتھ کہ 75 افراد کی شرکت سے شروع ہونے والا یہ جلسہ اب چار اکناف عالم میں کس آب و تاب سے چمک رہا ہے کے ساتھ ساتھ احباب جماعت آئیوری کوسٹ کے لئے بھی سعادت کا موجب بنی۔اس لائیو سٹریمنگ کے لئے مقامی طور پر مکرم شاہ رخ پاشا صاحب نیز خاکسار (عبدالنور مبلغ سلسلہ) کو توفیق حاصل ہوئی۔یہ جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کے جلسہ جات کی تاریخ میں اس لحاظ سے ہمیشہ تاریخی اہمیت کا حامل رہے گا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ہی آئیوری کوسٹ کے جلسہ کا اختتامی خطاب تھا۔چنانچہ مہمانان کے خطابات کے بعد لائیو اجلاس میں شرکت کے لئے فوری انتظامات مکمل کئے گئے اور تمام احباب کرام مکمل توجہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لائیو خطاب کو سننے کے لئے کرسیوں پر براجمان ہوئے جس کے لئے سٹیج پر موجود تمام مہمانان بھی جلسہ گاہ میں آکر بیٹھ گئے۔حضور انور کا براہ راست خطاب سب نے سنا جو کہ شاملین کے ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی جو کہ آئیوری کوسٹ کے جلسہ کی بھی اختتامی دعا تھی۔دعا کے بعد براہ راست نشریات کے ختم ہوتے ہی جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ 2022ء کا باقاعدہ اختتام ہوگیا۔جس کے بعد احباب جماعت نے نماز ظہر وعصر کی تیاری کی اور نماز کے بعد کھانا فراہم کیا گیا جس کے ساتھ ہی احباب کرام اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہونا شروع ہوگئے اور جو اس دن سفر نہ کرسکتے تھے ان کا قیام جلسہ گاہ میں ہی تھا اور اگلے دن اپنے اپنے مقامات کی جانب روانہ ہوئے۔

اختتام جلسہ سالانہ و تاثرات

جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کو سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوگیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں شاملین کی تعداد ساڑھے چار ہزار افراد پر مشتمل کے قریب رہی۔جلسہ گاہ کے ساتھ بازار کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں کپڑے کے سٹالز،ادویات نیز کتب برائے فروخت اور دیگر کھانے پینے کے سٹالز بھی موجود تھے۔جلسہ کے شرکاء کے لئے تجنید کا بھی اہتمام تھا جس کے تحت جلسہ کے داخلی راستہ پر کیمپ برائے حاضری لگایا گیا۔جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش مکرم یوسف کولیبالی (Youssouf Coulibaly) صاحب کی زیر نگرانی ہوئی جس میں جلسہ گاہ کو مختلف بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔جبکہ قافلوں کے استقبال کے بھی انتظامات کئے گئے۔جلسہ سالانہ سے قبل ہی مختلف پوسٹ بنا کر سوشل میڈیا کے ذریعے جلسہ کی تشہیر کی جاتی رہی جبکہ جلسہ کے دوران بھی جلسہ کی لائیو کاروائی بذریعہ فیس بک دکھائی جاتی رہی یہ خدمت

بقیہ صفحہ 12 پر

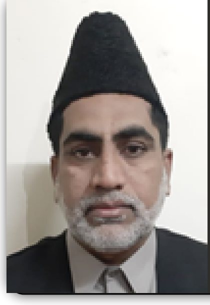

ملک بشارت احمد۔ مبلغ سلسلہ کینیا

سینوکو ویسٹرن ریجن کینیا میں مسجد، مشن ہاؤس کی تعمیر اور افتتاح

امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعودؑ مساجد کی تعمیر کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93)

اپنے امام و مطاع کی اس مقدس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر کونے میں خدائے واحد ویگانہ کی عبادت، تعلیم وتربیت اور تبلیغ کے لئے مساجد کی تعمیر کی توفیق پا رہی ہے۔ یہ مساجد جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کو قائم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں وہاں بنی نوع انسان کے لئے امن و آشتی کا پیغام بھی پہنچاتی ہیں۔

کینیا کے ویسٹرن ریجن کی ایک جماعت سینوکو میں جماعتِ احمدیہ کو امسال پختہ مسجد بنانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

سینوکو میں جماعت احمدیہ کا نفوذ 1993ء میں ہوا۔سب سے پہلے معلم شبیر علی صاحب مرحوم اس علاقے میں پہنچے اور زبانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ پمفلٹ وغیرہ بھی تقسیم کیے۔ بعد ازاں مکرم یاسین ربانی صاحب مبلغ سلسلہ اور دیگر مبلغین و معلمین کو بھی بارہا اس علاقے میں جاکر پیغامِ حق پہنچانے کا موقع ملتا رہا۔ لوکل مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کے باوجود اللہ کے فضل سے بعض نیک روحوں کو قبولِ احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ

آغاز میں ایک احمدی دوست کے گھر میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ پھر جب احمدی احباب کی تعداد بڑھی تو کرائے کا ایک مکان بطور نماز سینٹر استعمال کیا جاتا رہا۔ 2002ء میں مسجد کی تعمیر کے لیے ایک پلاٹ خریدا گیا جس میں گارے سے ایک کچی مسجد اور معلم ہاؤس بنا دیا گیا۔ وقت کی ضرورت اور احمدی احباب کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کافی عرصے سے ایک بڑی پختہ مسجد کی تعمیر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے امسال جماعتِ احمدیہ کو سینوکو میں برلبِ سڑک ایک خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ پیارے آقا جان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت واجازت سے یوکے جماعت کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم توصیف باسط بٹ صاحب نے اپنی اور اپنی فیملی کی طرف سے ادا کیا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں بیشمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

پلاٹ کے ڈاکومنٹس اور مسجد ومشن ہاؤس کا نقشہ منظور ہونے اور دیگر قانونی کاروائی کے مکمل ہونے کے بعد اللہ کے فضل سے جنوری 2022ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو کر مارچ میں اختتام پذیر ہوا اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام نومبر میں مکمل ہوا۔

مؤرخہ 27/ دسمبر 2022ء کو مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب کینیا نیروبی سے مسجد ومشن ہاؤس کے افتتاح کے لئے سینوکو جماعت میں تشریف لائے۔ مقامی احباب نے والہانہ نعروں سے استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب نے دونوں عمارتوں کا فیتہ کاٹ کر افتتاح و معائنہ فرمایا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید مع سواحیلی ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم رجب کیٹوئی صاحب نے سینوکو جماعت کا تعارف پیش کیا اور مبلغین و معلمین کی تبلیغی وتربیتی کوششوں کو سراہا۔ پھر مکرم امیر صاحب نے مساجد کی اہمیت کو بیان فرمایا اور احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور خلیفۃ المسیح اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کے اب مسجد کی ظاہری اور روحانی حفاظت آپ سب کی ذمہ داری ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد اسلام احمدیت کے نور کو اس سارے علاقے میں پھیلانے اور حقیقی امن کے قائم کرنے کا موجب ہو۔ آپ سب اس مسجد کی تعمیر کے تمام حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں علاقے کے چیف صاحبان، گورنمنٹ آفیسرز، سکولوں کے اساتذہ، عیسائی پادری اور ایک سُنی مسجد کے امام بھی شامل ہوئے۔سب نے اس مسجد کو اس علاقے کے لئے خوش آئند قرار دیا اور اپنی اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔مہمانوں کی خدمت میں جماعتی لٹریچر اور کتب بھی پیش کی گئیں۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تمام شاملین کی ظہرانے سے تواضع کی گئی۔ کھانا پکانے کی ذمہ داری سینوکو جماعت کی لجنہ نے بخوبی نبھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں اور شاملین کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اس تقریب میں شاملین کی تعداد 147 رہی۔

نڈویسی (Ndivisi) جماعت کی مسجد کا سنگِ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اسی دن 27/ دسمبر 2022ء کو سینوکو کے

نزدیک ایک اور جماعت نڈویسی میں بھی مسجد کی سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔ الحمد للہ

نڈویسی جماعت کا یہ پلاٹ مکرم ڈاکٹر اقبال صاحب جو احمدیہ مسلم ہسپتال شیانڈا میں خدمت سر انجام دے رہے ہیں نے امسال لے کر جماعت کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور دینی و دنیاوی برکتوں سے مالا مال کر دے۔ آمین

کاؤنٹی گورنمنٹ کے ضروری کاغذات اور عمارت کے نقشے کے حصول کے بعد مقامی احبابِ جماعت نے مستری اور مزدوروں کے ساتھ مل کر بنیادوں کی کھدائی کا کام کیا۔ مکرم امیر صاحب اور دیگر احبابِ جماعت نے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد مختصر سی تقریب عمل میں آئی جس میں مکرم امیر صاحب نے سب احباب کو مسجد کی تعمیر میں دلچسپی لینے اور حصولِ ثواب کی خاطر ہر ممکنہ قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور آخر میں دعا کروائی۔ مسجد کی تعمیر کا کام باقاعدہ شروع ہوگیا ہے۔ الحمد للہ اللہ کرے کہ اس مسجد کی تعمیر کا کام بھی جلد مکمل ہو اور یہ علاقہ بھی مسجد کی برکتوں سے فیضیاب ہو۔

آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کو جماعت احمدیہ کی اشاعت اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

دعا کا تحفہ

مصیبت میں اچھے بدلہ کی دُعا

حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابوسلمہؓ کی وفات کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (یعنی ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) پڑھ کر یہ دُعا کرنی چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ اُجُرۡنِی فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَاخۡلُفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا

(مسلم کتاب الجنائز)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری اِس مصیبت کا اجر دے اور اِس کا اچھا بدلہ مجھے عطا کر۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 125-126)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ الفضل آن لائن لائبیریا

لائبیریا میں سال نو کا آغاز

خلق خدا کو دنیاوی رسم و رواج سے چھٹکارا دلانا بعثت انبیا کی اغراض میں سے ایک ہے۔ اس زمانہ کے حصنِ حصین سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نے لغو دنیاوی رسم و رواج کو بیزار ہو کر ترک کرنے اور ان کو حسنات سے بدلنے کی تلقین فرمائی اور آپ کے متبعین نے ہمیشہ ان پر عمل پیرا ہو کر حسنات کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔ ایسی ہی ایک حسنہ کا دلکش رنگ سال نو کے آغاز پر جماعت احمدیہ عالمگیر میں نمایاں نظر آتا ہے اور وہ وقار عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو سال نو کے آغاز پر ملک بھر کی مختلف مجالس میں اجتماعی نماز تہجد، وقار عمل اور شجر کاری کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس ضمن میں قابل ذکر مساعی مجلس خدام الاحمدیہ منرو ویا کی رہیں۔

نماز تہجد کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خدام کی ایک تعداد نے حلقہ مشن ہاؤس (مسجد بیت المجیب نیشنل ہیڈ کوارٹرز) میں اپنے دوستوں اور عزیزوں کی طرف رات بسر کی۔ دن کا آغاز 4:45 پر نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس سے فراغت کے بعد تقریباً صبح سات بجے خدام MCC ہال پہنچے جہاں مکرم Frederick Cole ڈائریکٹر جنرل منرو ویا سٹی کارپوریشن نے ان کا استقبال کیا۔

اس موقع پر مکرم محمد Jones Annan نائب امیر کی زیر صدارت ایک مختصر سی تقریب منعقد کی گئی جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے 20 جھاڑو، 7 ریک، 4 بیلچے اور 3 ٹرالیاں تحفۃً ڈائریکٹر جنرل منرو ویا سٹی کارپوریشن کے سپرد کی گئیں۔

مکرم Frederick Cole نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں چار سال سے نئے سال کے آغاز کے موقع پر احمدیہ مسلم مشن کے ساتھ اس نیک کام میں شامل ہو رہا ہوں جس پر میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ شہر کے میئر Jafferson Koijjee صاحب، کارپوریشن کی انتظامیہ اور عملہ آپ کے اس کار خیر سے بخوبی واقف ہے اور آپ کی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ انہوں نے صفائی کے لئے دیئے جانے والے سامان پر بھی جماعت احمدیہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔

مکرم Jiram Dingwell Director Solid Waste نے بیان کیا کہ میں اس اچھے کام پر آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ آپ شہر کی بہتری کے لئے جو بھی قدم اٹھانا چاہیں ہم اس کے لئے آپ کو بھرپور تعاون فراہم کریں گے اور میری خواہش ہو گی کہ دوسرے مذہبی گروپس بھی آپ کے ساتھ مل کر نئے سال کا آغاز راستوں سے کوڑا کرکٹ اٹھانے سے کریں۔ اگر آپ انسانیت سے، اپنی سوسائٹی سے اور اپنے شہر سے محبت کرتے ہیں تو آپ کو اپنا گھر کو چھوڑ کر سال نو کے آغاز پر احمدیہ مشن کی طرح صفائی میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ مجھے احمدیہ مشن پر فخر ہے۔

دعا کے معاً بعد وقار عمل کا آغاز کیا گیا۔ خدام و اطفال کو دس، دس افراد پر مشتمل چار گروپس میں تقسیم کیا گیا جبکہ 5 خدام کو ناشتہ کی تیاری اور آب رسانی پر مامور کیا گیا۔ امسال UN Drive, Camp Johnson Road, Carey Street ,Benson Street, Capital Bypass,Lynch Street پر صفائی کا خدام کو ٹارگٹ دیا گیا۔ صاف کردہ گلیوں کی کل لمبائی 4 کلومیٹر سے زائد بنتی ہے۔ ان

گلیوں میں موجود ہر طرح کے کچرے اور غلاظت کو، جس میں گھروں سے باہر پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ بھی شامل تھا، بڑی محنت اور خندہ پیشانی سے اکٹھا کیا۔ جو کارپوریشن کی طرف سے مہیا کئے جانے والے پک اَپ ٹرکس پر ساتھ ساتھ مخصوص مقامات پر منتقل کیا جاتا رہا۔ دوران وقار عمل شرکاء مجلس خدام الاحمدیہ کی مخصوص حفاظتی جیکٹس میں ملبوس تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی تعارف کا ایک ذریعہ بھی رہا۔ راہگیروں کی ایک بڑی تعداد نے خدام کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں دعائیہ کلمات سے نوازتے رہے۔ وقار عمل تین گھنٹے جاری رہا۔ جس میں 38 خدام 7 اطفال اور 9 انصار نے شمولیت کی۔ بعد ازاں تمام شرکاء وقار عمل بشمول سرکاری عملہ سٹی کارپوریشن کی ناشتہ سے مہمان نوازی کی گئی۔

منرو ویا سمیت دیگر 6 کاؤنٹیوں سے موصولہ رپورٹ کے مطابق کل ایک گھنٹے سے زائد وقت وقار عمل میں صرف ہوا اور 14 پودے بھی لگائے گئے جبکہ شاملین کی کل تعداد 194 رہی۔

اللہ تعالیٰ نیا سال عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خط

• **مکرمہ ثمرہ خالد۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 5/ جنوری 2023ء کی اشاعت میں آپ نے ''شکر گزاری'' کے مضمون کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس رؤیا و الہام سے مضمون کا آغاز کیا، اُس نے دل پر بے انتہا اثر کیا۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر ہم اپنی زندگیوں پر خدا تعالیٰ کے انعامات کو شمار کرنے لگیں تو ہمارے سر سجدہ سے اُٹھنے ہی نہ پائیں۔

مؤرخہ 7/ جنوری 2023ء کے شمارہ میں مضمون جو صفیہ بشیر سامی صاحبہ کی تحریر کو عنوان بنا کر لکھا گیا تھا ''دو دن کی ہے کہانی، نفرت سے جینا نہیں'' پڑھنے کو ملا۔ حسبِ سابق موصوفہ نے ذاتی تجربات و مشاہدات پر مبنی دل موہ لینے والی باتیں لکھی ہیں۔ خاکسار نے اس تحریر کے لنک کو سٹیٹس پر لگایا تو بہت سی بہنوں نے اس آرٹیکل کو سراہا۔ ایک بہن سلیمہ شاہدہ صاحبہ نے تفصیلی آڈیو میسج بھیجا۔ جس میں صفیہ صاحبہ اور ان کی تحریر کے لئے تحسین، تشکر اور پیار کا پیغام تھا۔ الفضل کے توسط سے یہ داد و تحسین اور پیار صفیہ بہن تک پہنچاتی ہوں۔

اداریہ ''موبائل فون ایک سہولت یا وبالِ جان'' بہت عمدہ تحریر ہے۔ ایسی تحریرات وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتی رہنی چاہئیں تا فوائد و نقصان کا تقابلی جائزہ مثبت تبدیلی کا باعث بنے۔ فی زمانہ موبائل کا استعمال بھی ناگزیر ہے لیکن اگر اپنی سوچ اور ترجیحات کو بدلتے ہوئے اسکا صرف مثبت استعمال کیا جائے تو یہ سہولت کی ہی شکل میں ہماری زندگی کا حصہ رہتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل کسی کے سٹیٹس پر پڑھا تھا ''نماز کے فوراً بعد لوگ یوں فون چیک کرتے ہیں کہ گویا مغفرت کا میسج آیا ہو۔'' یہ بات لکھنے والے نے تو تفنن طبع کی خاطر ہی لکھی تھی لیکن اگر حقیقتِ حال پر نظر ڈالیں تو یہی بات اکثر سامنے آتی ہے کہ نماز کے بعد تسبیحات اور ذکرِ الٰہی کا وقت موبائل فون کی نظر کر دیا جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب اس سہولت کا برمحل و مثبت استعمال کرنے والے ہوں۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بقیہ: جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ......از صفحہ 9

کی توفیق مکرم صلا اسمائیل صاحب(Sylla Ismail) کو ملی۔جلسہ کے تینوں دن خدام الاحمدیہ نے تن دہی کے ساتھ سیکورٹی کی خدمات سرانجام دیں جبکہ ساتھ ہی مقامی پولیس بھی سیکورٹی کے لئے موجود رہی۔ایم ٹی اے آئیوری کوسٹ نے بھی مکرم اکامفے صاحب(M. Akaamfe) کی قیادت میں بھرپور خدمت کی اور جلسہ کے ہر پروگرام کی فلم کشائی کی جاتی رہے۔اس جلسہ میں کئی ایک مہمانان کرام نے بھی شرکت کی جن میں مکرمہ فلانیزارا طورے صاحبہ ممبر آف پارلیمینٹ کے علاوہ کئی دیگر نمائندگان برائے تعلیم و CNPS نے بھی شرکت کی۔جبکہ کئی مقامی غیر احمدی امام بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔جلسہ سالانہ کی رپورٹ بعد ازاں مقامی اخبارات مثلاً l'inter نیز AIP میں نشر ہوئی جبکہ ٹی وی چینل A12 پر جلسہ کی رپورٹ نشر کی گئی نیز سرکاری ٹی وی چینل پر بھی عنقریب رپورٹ نشر کی جائے گی ان شاءاللہ۔جبکہ جلسہ سے قبل سرکاری اخبار fraternité matin اور سرکاری ٹی وی RTI1 اور RTI2 پر جلسہ کی پروموشنل ویڈیوز نشر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ سب شعبہ جات نے بھرپور تعاون و خدمت کی توفیق پائی۔جس شعبہ نظافت، شعبہ ضیافت، شعبہ آڈیو ویڈیو، شعبہ جلسہ گاہ، شعبہ تزئین و آرائش، شعبہ بازار، شعبہ سیکورٹی و دیگر شعبہ جات شامل ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی شرکاء جلسہ کے لئے کی جانے والی دعاؤں کا وارث بنائے اور جلسہ میں شمولیت کے ذریعے سب اپنے اندر ایک روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور جلسہ میں شرکت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے آئندہ بھی بھرپور رنگ میں جلسہ میں شرکت کرنے والے ہوں۔آمین ثم آمین

بقیہ: فرمان خلیفہٴ وقت...... از صفحہ 1

شکر گزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے، تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اُسے خیال رکھنا چاہئے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اُس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے، اُس کے ذکر سے تَر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اُس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکر گزاری حقیقی رنگ میں شکر گزاری بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکر گزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکر گزار ہو گے تو لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ میں تمہیں اَور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنو گے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ جولائی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ایک سبق آموز بات

شائستگی

ایک قابل عزت شخصیت کی ایک خاصیت اس کی شائستگی کہلاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شائستگی معاشرے کی گاڑی کے پہیوں میں دیئے جانے والے تیل کی طرح ہوتی ہے جس سے وہ بآسانی گھومتے ہیں۔ اپنے سے عمر میں بڑوں، بچوں اور خواتین کو جگہ دینا تا کہ وہ پہلے دروازے سے داخل ہوسکیں یا ان کے لئے دروازہ کھول دینا اور بیٹھنے کے لئے جگہ خالی کر دینا شائستگی ہے۔ اپنی گفتگو میں برائے مہربانی، ازراہ کرم اور شکریہ جیسے الفاظ کا حسب موقع استعمال شائستہ گفتگو کی علامت ہے۔

مرسلہ: کاشف احمد

فقہی کارنر

ہر نومسلم کے نام کی تبدیلی ضروری نہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ میر شفیع احمد صاحب دہلوی نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک معزز احمدی کو سر پرتول چندر چڑ جی بنگالی کا ایک رشتہ دار گاڑی میں مل گیا اور اسے انہوں نے تبلیغ کی اور وہ بہت متاثر ہوا اور ان کے ساتھ قادیان چلا آیا اور یہاں آ کر مسلمان ہوگیا۔ نام کی تبدیلی کے متعلق کسی نے عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ ان کا اپنا نام بھی اچھا ہے بس نام کے ساتھ احمد زیادہ کر دو، کسی اور تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ لوگوں نے اس کے بنگالی طرز کے بال کتروا دیئے۔ جسے دیکھ کر حضور نے فرمایا کہ بال کیوں کتروا دیئے؟ پہلے بال بھی اچھے تھے بلکہ اب خراب ہو گئے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے اس کے بال ایسے رنگ میں کتروا دیئے ہوں گے جو قریباً منڈے ہوئے کے برابر ہوں اور ایسی طرز کے بال حضرت صاحب پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ سر کے بال منڈانے کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ خارجیوں کا طریق ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسلام لانے کے وقت نام بدلنا ضروری نہیں ہوتا ہاں البتہ اگر مشرکانہ نام ہو تو وہ ضرور بدل دینا چاہئے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 435-436)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

3/فروری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	18:12
مدینہ منورہ	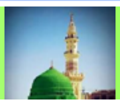	05:43	18:08
قادیان		05:57	18:04
ربوہ		05:37	17:44
اسلام آباد ٹلفورڈ	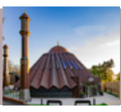	06:08	16:56